بسم الله الرحمن الرحيم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, January 15, 1987.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the evening with, Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بسم الله الرحمن الرحيم

إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ
رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۙ
وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
يُؤْمِنُونَ ۙ
وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا
يُشْرِكُونَ ۙ
وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ
وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۙ

أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ
وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ
وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا
وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ
بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ
هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ
ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم
بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ؕ
لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُم مِّنَّا لَا
تُنصَرُونَ
قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ
فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ ۙ
مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا
تَهْجُرُونَ

(سورة المومنون)

بسم الله الرحمن الرحيم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, January 15, 1987.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the evening with, Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بسم الله الرحمن الرحيم

إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ
رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ
وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
يُؤْمِنُونَ
وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا
يُشْرِكُونَ
وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ
وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ

أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ
وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ
وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا
وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ
بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ
هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ
ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم
بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ
لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُم مِّنَّا لَا
تُنصَرُونَ
قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ
فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ
مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا
تَهْجُرُونَ

(سورة المومنون)

ترجمہ:- میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

بیشک مومن وہی ہیں جو اپنے پروردگار کی ہیبت سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں (ان کے قلوب اس کے تصور سے لرز جاتے ہیں۔) اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں (اس کے کلام، اس کے پیغمبر اس کی نشانیوں پر یقین رکھتے ہیں) - اور یہ وہی ہیں جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو کبھی شریک نہیں کرتے - اور یہ وہ ہیں جو جتنا دے سکتے ہیں اللہ کی راہ میں دیتے رہتے ہیں یعنی جو اللہ ان کو دیتا ہے وہ اس میں سے دوسروں کو دیتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے رہتے کہ معلوم نہیں ہمارے اعمال پسند بھی آتے ہیں یا نہیں یعنی مقام ہیبت پر رہتے ہیں کیونکہ ان کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے - یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی ان کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اعمال صالح کی طرف لپکے چلے جاتے ہیں- اور مومنوں کے یہ فرائض ان کے حوصلے ان کے مزاج کے مطابق ہیں ہم کسی شخص پر اس کی وسعت اور ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے - اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو گویا ہے حق ہے ہمارے پاس سب کے اعمال کے وقت ٹھیک ٹھیک لکھے ہوئے ہیں جن کے مطابق ان کو جزا سزا دی جائے گی اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا- بلکہ یہ کافر ذرا نہیں سمجھتے ان کے دل اس دین حق کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ ان کے اعمال بد ہیں جو یہ کیا کرتے - یہی ان کی ہلاکت کا موجب ہیں- ان منکرین کی یہ حرکتیں جاری رہیں گی یہاں تک کہ ہم جب ان کے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں گرفتار کریں گے کہ ہمیں اس کے آفت اس عذاب سے بچاؤ، ندا آئے گی مت چیخو چلاؤ - آج کے دن ہماری طرف سے تمہاری کوئی مدد نہ ہوگی پھر کسی کی کیا مجال ہے کہ تم کو ہمارے عذاب سے چھڑا سکے- تم وہی ہو کہ تم کو میری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاتے تھے روگردانی کرتے بھاگتے تھے اور ان سے سرکشی کرتے تھے یہی نہیں بلکہ رات کو حرم میں بیٹھ کر پیغمبر اور قرآن کے متعلق طرح طرح کے قصے گھڑتے اور بے ہودہ بکواس کرتے تھے - وہاں تم حق سے بھاگتے تھے - اب اس آفت اس عذاب سے بھی بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ-

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : سوالات۔جناب عبدالرحیم میر داد خیل سوال نمبر ۸۳ ۔۔۔۔ ان کے behalf پر۔

AFFECTED DISTRICTS OF BALUCHISTAN

83. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the names of districts of Baluchistan affected during the floods of August, 1986 ;

(b) the measures adopted and aid given by the Federal Government for the relief of the flood affectees ; and

(c) the procedure for the distribution of relief in the said areas ?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) The districts of Quetta, Zhob, Chagai, Turbat, Khuzdar, Kalat, Dera Bugti, Kohlu, Kachhi, Nasirabad and Kharan in Baluchistan, were affected by floods during the monsoon season in 1986.

(b) Primarily it is the responsibility of the concerned Provincial Government to adopt preventive measures and measures for preparedness, undertake relief and rehabilitation operations and provide relief assistance to the affected people in case of a calamity. Each province has laid down its own rates of compensation for the loss of life and property which is paid out of the funds especially allocated for this purpose by the Provincial Government. However if the adverse affects of the calamity are of such a magnitude that the Provincial Government is unable to cope with the relief requirements, the Federal Government, on the request of the former, provides relief assistance in cash and/or kind of supplement the provincial resources. No request for any assistance from the Federal Government has been made by the Government of Baluchistan for the flood affected population in 1986.

[Sahabzada Yaqub Khan]

(c) The distribution of relief assistance among the affectees is also the responsibility of the Provincial Government as already mentioned in (b) above. As informed by the Government of Baluchistan, the local administration, after assessment of damages, would disburse the cash grants already placed at their disposal by the Provincial Government, among the flood affectees.

پروفیسر خورشید احمد : سوال تو دراصل یہ ہے کہ یہ فینومینا ہے کچی آبادیوں کا اور غیر معمولی حالات جو پیدا ہوتے ہیں ان کے نتیجے کے طور پر آبادیاں وجود میں آتی ہیں، اس کے بارے میں حکومت نے کیا پالیسی اختیار کی ہے، یہ ایک مستقل فینومینا ہے اور اسی علاقے میں نہیں بلکہ ہر جگہ یہ حالات پیدا ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ تو میرے خیال میں سیلابوں کے متعلق ہے اور جو وفاقی حکومت سیلاب سے متاثرہ علاقوں کو وقتاً فوقتاً امداد دیتی ہے اس کے متعلق ہے۔

Mr. Javed Jabbar: Supplementary Sir. Since the flood took place in 1986 and it is now January, 1987. Have the affectees been given the cash grants promised by the local administration because the assessment surely has now been completed ?

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, as very clearly stated in the reply that the distribution of relief assistance among the affectees is also the responsibility of the Provincial Government as already mentioned above. As informed by the Government of Baluchistan the local administration, after assessment of damages, would disburse the cash grants. Already some of it has been disbursed and some of it is being disbursed by the local administration.

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Sir, I appreciate that it is the provincial responsibility but the very fact that the answer has been given is an

acknowledgement of Federal involvement also. What percentage of the compensation has already been granted ?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, to say that the matters are of provincial responsibility does not mean any acknowledgement by the Federal Government as I said some of it has been distributed. If more details are required then fresh notice may kindly be given. We will ask the Provincial Government.

Mr. Chairman: I think the correct position is that primarily it is a Provincial Government's responsibility, Federal Government does assist in special situations from time to time but that does not mean that it takes upon itself the responsibility also both of assessment as well as of distribution.

انجنئر سید محمد فضل آغا : یہ انہوں نے آفت زدہ علاقے قرار دیئے تھے لیکن میں ہاؤس کی اور منسٹر صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس قسم کی کوئی ڈسٹریبیوشن نہیں ہوئی ہے نہ ہی کسی ضلعے میں کوئی معاوضہ دیا گیا ہے۔ ایک طرف تو آپ نے فرمایا اور وزیر صاحب نے بھی فرمایا کہ فیڈرل حکومت مدد دیتی ہے لیکن دوسری طرف سے جب صوبائی حکومت کچھ کرتی نہیں ہے تو ہمیں پھر وفاقی حکومت سے ہی پوچھنا پڑتا ہے کہ پھر وہ امداد کہاں گئی ہے وہاں کسی ضلعے میں اس سیلاب سے متاثرہ علاقے میں کسی آبادکار کو کچھ بھی نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین : میں نے یہی عرض کیا ہے کہ معاملہ صوبائی ہے لیکن وفاقی حکومت ضرور اس امداد کے متعلق جو اس نے دی ہے۔ دریافت کر سکتی ہے کہ اس کا کیا ہوا کب تک تقسیم ہو جائیگی، اگر انفارمیشن ہے تو آپ بتا دیجئے، اگر نہیں تو تازہ نوٹس درکار ہوگا۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : ضمنی سوال جناب - فروری ۱۹۸۶ء کو یہ سیلاب گوادر میں آیا تھا، میں نے اس کے متعلق تحریک التوا بھی یہاں پیش کی ہے مگر گوادر کا نام نہیں آیا، جتنا

نقصان مکران ڈویژن کا ہوا ہے کہیں نہیں ہوا ہے وہاں پر مال مویشی اور انسانی جانیں ضائع
ہوگئیں تھیں، مگر وہ نام اس میں نہیں آیا، آخر کیوں ؟

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the information that I have and which I can place before the House is that an amount of rupees 2 million was allocated for disaster relief by the Government of Baluchistan in their annual budget for the current financial year. This amount has been further sub-allocated to the local administration as below :

Commissioner Quetta Division	Rs. 400,000
Commissioner Sibi Division	Rs. 800,000
Commissioner Kalat Division	Rs. 200,000
Commissioner Makran Division	Rs. 365,000
Commissioner Loralai Division	Rs. 200,000 and
Deputy Commissioner Nasirabad	Rs. 85,000

So this is the amount which has been allocated in the budget for disaster relief in the current financial year.

Mr. Chairman: Have you any information regarding the distribution of these allocations also or no ?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, as I said, I don't have exact details as to how much has been distributed and how much still to be distributed.

جناب چیئرمین: رائٹ جناب اسحاق صاحب، اس کے متعلق آپ علیحدہ سوال پوچھیں تو
وہ جواب دے سکیں گے۔ اگلا سوال۔

PERSONS FROM TRIBAL AREA WORKING IN BS-17 AND ABOVE IN A.D.B.P.

84. ***Malik Saadullah Khan:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the number of the officers in grade-17 and above working in Agricultural Development Bank of Pakistan belonging to Tribal Areas ;

(b) the number of the officers and other staff belonging to Tribal Areas recruited during the years of 1984-85 and 1985-86 ; and

(c) the number of the officers and other staff belonging to North Waziristan Agency recruited during the years 1984-85 and 1985-86 ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Government grades-17 and above do not obtain in the Agricultural Development Bank of Pakistan. However, the number of officers (equivalent to Basic Pay Scales-17 and above in the Federal Government) belonging to Northern Areas and Federally Administered Tribal Areas in the Bank is 11.

(b)	1984-85	1985-86
Officers.............................	6	12
Other Staff.......................	1	12

(c) North Waziristan Agency is included in the recruitment quota for Northern Areas and Federally Administered Tribal Areas. However, no person belonging to North Waziristan Agency as such was recruited during 1984-85 and 1985-86.

ملک سعد اللہ خان : ضمنی سوال جناب ، ابھی تک تو آپ نے نہیں لیا ہے تو کیا آئندہ کے نارتھ وزیرستان کے لئے کچھ مہربانی کریں گے۔

جناب چیرمین : سوال وہ یہ کر رہے ہیں کہ آئندہ کے لئے کوئی تجویز ہے یا اس پر غور کریں گے کہ جن علاقوں سے آپ نے ریکروٹ نہیں کیا ان سے بھی آپ ریکروٹ کریں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی یقیناً جناب والا! اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اگر کسی علاقے سے کوئی مناسب امیدوار نہ ملے تو آئندہ جب ریکروٹمنٹ ہوتی ہے تو اس کا خیال رکھا جاتا ہے اور فارم میں اس چیز کے لئے باقاعدہ اندراج ہوتا ہے۔ جناب والا میں نے پتہ کیا ہے اس وقت تک وزیرستان سے کوئی شخص نہیں ہے لیکن اگر کوئی ایسا اہلیت رکھنے والا جو نوجوان سے otherwise qualified ہو تو یقیناً اگر فاضل ممبر صاحب بھی اس کی درخواست لائیں تو اس پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ شاد محمد خان۔

Mr. Shad Muhammad Khan: Regarding part (c) Sir, it is clearly indicated that recruitment quota for Northern Areas and Federally Administered Tribal Areas included in that. However, no person belonging to North Waziristan Agency has been recruited, why and for what reason Sir ?

Mr. Chairman: Why and for what reason of what ?

Mr. Shad Muhammad Khan: North Waziristan Agency.

Mr. Chairman: The merger of these areas ?

Mr. Shad Muhammad Khan: Yes Sir.

Mr. Chairman: That is a question of policy, I think, it can be separately discussed but there cannot be any question about it

Haji Akram Sultan: Supplementary, Sir. May I ask with regard to the Agricultural Development Bank, if the honourable Minister would tell whether the loans on the tubewells given are sufficient to meet the requirement ?

Mr. Chairman: I think that requires a fresh notice. It does not arise out of this question. Next question.

AUTONOMOUS AND SEMI-AUTONOMOUS BODIES UNDER MINISTRY OF COMMERCE

85. ***Brig. (Retd.) Abdul Qayum Khan:** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) the number and names of autonomous and semi-autonomous bodies working under the Ministry of Commerce ;

(b) the basic pay scales of the heads of the said bodies and other fringe benefits allowed to them ; and

(c) details of rest houses maintained by the said bodies at various stations in the country together with the details of monthly expenditure incurred thereon in the form of rent, servants, electricity etc. ?

Mr. Wasim Sajjad: (a) Seven autonomous and semi-autonomous bodies are working under the control of Ministry of Commerce :

(i) Trading Corporation of Pakistan Ltd. (TCP)
(ii) Rice Export Corporation of Pakistan Ltd. (RECP).
(iii) Cotton Export Corporation of Pakistan Ltd. (CEC).
(iv) State Life Insurance Corporation (SLIC).
(v) National Insurance Corporation (NIC).
(vi) Pakistan Insurance Corporation (PIC).
(vii) Pakistan Tobacco Board (PTB).

(b) (i) Chairman, TCP–BPS—22 (Rs. 4500—250—6500) *plus* fringe benefits of M—I Grade.

(ii) Chairman, RECP - BPS—21 (Rs. 4200—225—6000) *plus* fringe benefits of M—I Grade.

(iii) Chairman, CEC - BPS—22 (Rs. 4500—250—6500) *plus* fringe benefits of M—I Grade.

(iv) Chairman, SLIC - BPS—21 (Rs. 4200—225—6000) *plus* fringe benefits of M—I Grade.

(v) Chairman, NIC - BPS—22 (Rs. 4500—250—6500) *plus* fringe benefits of M—I Grade.

Details of fringe benefit to M—I and M–II Grades are given in Annex A.

(vi) Chairman, PIC – BPS—21 (Rs. 4200—225—6000) *plus* fringe benefits of M—II Grade.

(vii) Chairman, PTB – BPS—21 (Rs. 4200—225—6000) *plus* fringe benefits as under :

(a) Deputation allowance.........	10% of basic pay scale *i.e.*, Rs. 420.
(b) Conveyance.........................	Free use of Staff Car for all purposes subject to petrol consumption limits of 50 gallons per month.
(c) Sr. Post allowance	Rs. 400 per month.
(d) Leave	As per Government Rules.
(e) Medical facility	As per Government Rules.
(f) Accommodation	Free unfurnished accommodation rental ceiling not exceeding Rs. 4,000 per month.

(c) Of the seven above mention Corporations only the following two are maintaining rest houses :

(i) Cotton Export Corporation—Four Rest Houses.

(ii) State Life Insurance Corporation—Three Rest Houses/ Huts.

Details of rest houses/huts and expenditure thereon are given in Annex-B.

Annexure A

DETAILS OF FRINGE BENEFITS ALLOWED TO OFFICERS OF MANAGEMENT GRADES IN CORPORATIONS

Grade	Accommodation	Entertainment Allowance	Leave	Transport	Medical facility	Personal staff subsidy	Other perquisites
1	2	3	4	5	6	7	8
M-I	Free house upto a rental ceiling of Rs. 5000.	Rs. 650 (fixed)	As per Government rules.	Free chauffeur driven car for official and private use. Consumption not to exceed 500 litres of petrol per month.	Free treatment for self and family including dental care and maternity for first two children.	Rs. 700 per month.	(i) Two airconditioners and or refrigerator or Rs. 750 pay if own appliances used. (ii) Electricity, gas and water charges upto Rs. 500 p.m. (iii) Free telephone at residence excluding personal overseas calls.
M-II	Free house upto a rental ceiling of Rs. 4500.	Rs. 450 (fixed)	Do.	Free chauffeur driven car for official and private use. Consumption not exceed 400 litres of petrol per month.	Do.	Rs. 600 per month.	(i) One airconditioner and one refrigerator or Rs. 500 per month. (ii) Electricity, gas and water charges upto Rs. 400 p.m. (iii) Free telephone at residence call limit 1200 per month excluding personal overseas calls.

1	2	3	4	5	6	7	8
M-III	Free house upto a rental ceiling of Rs. 4000.	Rs. 400 (fixed)	As per Government Rules.	Free use of car without chauffeur, petrol limit 350 litres per month.	Free treatment for self and family including dental care and maternity for first two children.	Rs. 500 per month.	(i) One airconditioner or refrigerator or Rs. 300 per month. (ii) Electricity gas and water charges upto Rs. 400 p.m. (iii) Free telephone upto 1000 calls per month excluding personal overseas calls.

Annexure B

STATEMENT SHOWING AVERAGE MONTHLY EXPENDITURE ON MAINTENANCE OF REST HOUSES/HUTS/WORK HOUSES BY COTTON EXPORT CORPORATION AND STATE LIFE INSURANCE CORPORATION

Head of Expenditure	Cotton Export Corporation of Pakistan Ltd.				State Life Insurance Corporation of Pakistan Ltd.		
	Work House-I Multan	Work House-II Multan	Work House Hyderabad	Rest House Nathiagali	**Rest House Ayubia	**Beach Hut Sandspit Karachi	**Beach Hut Paradise Point Karachi
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Rent	2000	4000	5000	5500**	—**	—**	—**
Taxes : (Average)	—	—	—	—	31	262	—
Salary : (+ allowances)	1350	1350	1350	1881	1455	895	1403
Telephone	—	1078	94	534	—	—	—
Electricity	359	542	202	44	50	—	—
Water Charges	—	—	—	—	25	—	—

N.B.— *The expenditure incurred on telephone, electricity and water charges varies from month to month depending on use/consumption.
**Property of State Life Insurance Corporation.

سید عباس شاہ : ضمنی سوال، جناب والا! کیا وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں گے کہ ان کارپوریشنوں کے چیئرمین کس قابلیت کی بنا پر لیئے جاتے ہیں کیا ان کی کوئی پروفیشنل قابلیت ہوتی ہے۔ جو یہ سات کارپوریشنز دکھائی گئی ہیں۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, they are generally members of the civil service who are promoted in accordance with the usual criteria for promotion into grade 21 and grade 22 and the normal criteria for such promotions is applicable to these persons also.

Mr. Chairman: By civil service, I believe, you mean central superior service ?

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir.

سید عباس شاہ : ضمنی سوال، جناب والا! ملک میں ایسے پروفیشنل لوگ موجود ہیں جنکی ان اہم کارپوریشنوں میں اپوائنٹ منٹ ہو سکتی ہے کیا وزیر موصوف صاحب اس کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ ان کی ایسی جگہوں پر اپوائنٹ منٹ ہونی چاہیئے کیونکہ اس سے پہلے جو بھی سول سروس کے لوگ گئے ہیں وہ کارپوریشن کامیابی سے نہیں چلا سکے۔

جناب چیئرمین : یہ تجویز ہے۔ for a particular course of action.
اور وہ سوال کے زمرے میں نہیں آتا، اگر وزیر صاحب جواب دے سکتے ہیں۔

Mr. Wasim Sajjad: Obviously the intention is to have the best people and if somebody is available who is considered suitable, he will definitely be considered at the time such appointments are made.

سید فصیح اقبال : جناب وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں گے کہ اس میں صوبائی کوٹے کا بھی خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں؟

Mr. Wasim Sajjad: No, Sir, in such appointments there is no question of provincial quota being taken into consideration. There is no quota for these appointments.

سید عباس شاہ : جناب یہ ریسٹ ہاوسز کی جو لسٹ دی ہے اس میں بیچ ہٹ پیراڈائز پوائنٹ کراچی جو ہے یہ چودہ لاکھ ۵۵ ہزار ہے آٹھ لاکھ ۹۵ ہزار اور چودہ لاکھ ۳ ہزار فگرز ہیں

جناب چیئرمین : یہ کس صفحے پر ہے۔

سید عباس شاہ : یہ انیکسچر بی ہے۔

Mr. Wasim Sajjad: I think there is some misunderstanding. It is fourteen hundred three, eight hundred ninety five and fourteen hundred fifty five.

Syed Abbas Shah: I think it should be fourteen *lakhs* fifty five thousand. It is written here.

Mr. Wasim Sajjad: No. No. It is fourteen hundred fifty five. This is the salary that is paid to the *Chowkidar* and other staff.

Syed Abbas Shah: I was just checking whether it is fourteen *lakhs*.

Mr. Chairman: These are absolute figures. These are not in hundreds or thousands.

Haji Akram Sultan: Would the honourable Minister tell us the per chief executive cost of each head of this corporation ?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, we have given the terms in reply to the answer. It is stated that the Chairman TCP is a grade 22 officer. His basic salary and the facilities are also given in the reply.

Mr. Chairman: I think to save time Mr. Akram Sultan can calculate it for himself but it depends on what salary a particular individual in a particular pay scale draws at a particular time. That would give the correct information.

Haji Akram Sultan: Sir, my question was not only relating to the facilities but total package cost to a corporation of each executive as we do in the private sector that each chief executive costs hundred thousand rupees, for instance, to one corporation taking into account telephones and other expenses. These things are spelt out which are known.

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad do you have the information?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the details are given but this will require arithmetical calculation and we will require time to do that.

Haji Akram Sultan: It would require more than arithmetical calculations.

Mr. Chairman: If it is more than calculations, then give me a fresh notice.

سید عباس شاہ: یہ جو کارپوریشنیں ہیں کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ ان کے بورڈ آف گورنرز میں کوئی پبلک کا آدمی بھی ہے یا نہیں کیا دونوں پارلیمنٹ کے ممبرز اس کے بورڈ آف گورنرز میں شامل کئے جا سکتے ہیں۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, at the moment there are no such representatives on the Board of Directors but this is a matter under consideration.

Mr. Chairman: Next question.

BANKERS EQUITY LIMITED

86. ***Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) is it correct that Bankers Equity Ltd. (BEL) registered office is at Islamabad and its Head Office is located at Karachi; if so the reasons thereof ; and

(b) what are the administrative expenses, of BEL year-wise from 1981 to 1986 indicating also the details of rent paid annually for hired buildings at Islamabad and Karachi ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) It is correct that the registered office of Bankers Equity Limited (BEL) is at Islamabad. However, it was decided to locate its Head Office at Karachi in view of the following considerations :—

(i) BEL is wholly owned by the State Bank of Pakistan and the nationalised commercial banks which have their Head Offices at Karachi. The Board of Directors of the BEL is also headed by the Governor, State Bank of Pakistan. As BEL has to remain constantly in touch with the State

Bank of Pakistan and nationalised commercial banks, location of its Head Office at Karachi helps in its efficient operations.

(ii) As the main objective of the establishment of BEL was to facilitate industrial development in the private sector through equity support, it can function more effectively with its Head Office at Karachi which continues to be the centre of financial activity in the country.

(iii) BEL is a syndicating organization which provides finances to projects in collaboration with other financial institutions whose Head Offices are located at Karachi.

(b) The details of administrative expenses of BEL and the rent paid by it since its inception at Islamabad and Karachi are as follows:—

(Rs. in Thousands)

	1980-81	1981-82	1982-83	1983-84	1984-85	1985-86
Administrative Expenses.	2,943	4,464	6,416	9,549	14,930	19,885
RENT						
Head Office.	322	368	432	637	654	695
Islamabad.	—	56	36	74	90	90

Syed Abbas Shah: Supplementary, Sir. Who are the members of the Board of Directors of BEL and is there any member from NWFP?

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جس طرح جواب میں عرض کیا گیا ہے۔

BEL is wholly owned by the State Bank of Pakistan and the nationalized commercial banks and the Board of Directors of the BEL is also headed by the Governor, State Bank of Pakistan and all other banks are represented on the Board of Directors. There is no private member as such.

Haji Akram Sultan: Would the honourable Minister tell that the private bank applications are pending. Are they likely to come up before the next budget ?

Mr. Chairman: It does not arise out of this question. Next question.

BEL AND ITS STAFF

87. ***Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total number of officers employed by Bankers Equity Ltd., in different grades and scales alongwith their place of domicile indicating also the mode adopted for the recruitment of these officers ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Grade-wise position of employment in officers cadre is appended below :—

Grades and Pay Scales	No. of Officers	Merit	Punjab	Sind		Baluch-istan	N.A./ FATA	N.W.-F.P.	AJ & K
				Urban	Rural				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
Grade—E.V.P. (4200—225—6000)..........	8	—	2	4	1	—	—	1	—
Grade—S.V.P. (3600—180—6000)..........	8	—	5	2	—	1	—	—	—
Grade—V.P. (3100—170—4800).............	11	—	4	7	—	—	—	—	—
Grade—A.V.P. (2900—160—4500)..........	12	—	3	9	—	—	—	—	—
Grade—I (2300—150—3800)....................	14	—	6	6	—	1	—	1	—
Grade—II (1600—120—3040)..................	31	—	8	20	1	1	—	1	—
Grade—III (1050—80—2250)..................	32	—	8	23	—	1	—	—	—
Total	116	—	36	71	2	4	—	3	—

Mode of Recruitment of Officers

(1) At the beginning of each year a manpower budget is prepared for Bankers Equity Limited alongwith the revenue and capital budget and the budget for various types of loans admissible to the staff under service rules. While preparing the manpower budget, additional manpower requirements are assessed department-wise, and after scrutiny by a management committee headed by

Managing Director the additional positions are identified and presented to the Board of Directors headed by the Governor, State Bank of Pakistan for approval.

(2) After approval by the Board of Directors, applications are invited through advertisement in the national press.

(3) The applications received are scrutinised by a Departmental Committee. After this, applicants who fulfil the prescribed criteria for different positions are called for interview by a Selection Board consisting of Senior Executives under the chairmanship of the Managing Director.

(4) All positions at the level of Executive Vice President and above are filled by the Board of Directors.

(5) Recruitment to the junior posts are made through an open competitive/written test. Candidates securing 60 per cent qualifying marks and above are called for final interview by the Selection Board.

(6) Effort is made to observe the quota as laid down by the Government if persons possessing the prescribed qualifications are available. The posts at branches are filled by recruiting persons from the areas where the branches are located.

(سوال نمبر ۸۷، سید عباس شاہ نے پوچھا اور میاں محمد یٰسین خان وٹو نے طبع شدہ جواب دیا۔)

سیّد عباس شاہ: ضمنی سوال، جناب وزیر موصوف کی توجہ آفیسرز کی لِسٹ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، پنجاب سے ۳۰ فیصد، سندھ اربن سے ۶۲ فیصد افراد لئے گئے ہیں، جبکہ صوبہ سرحد اور بلوچستان مِلاکر ٹوٹل ایک فیصد بھی نہیں بنتا ہے اس ڈسپیرٹی کی وجہ کیا ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ کل میں جب فاضل ممبر صاحب کے سوال کا جواب تیار کر رہا تھا اس وقت میں نے اس سلسلے میں ہدایات جاری کر دی تھیں کہ

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

کوٹے کے مطابق جن جن صوبوں کا جو حصہ بنتا ہے اس کو آئندہ ریکروٹمنٹ میں پورا کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں میں فاضل سینیٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی، بہرصورت اس بارے میں مناسب اقدامات کئے جائیں گے اور اس ڈسپیرٹی کو ختم کیا جائے گا۔ اور ہر صوبے کا جو حق ہے وہ اس علاقے کو انشاءاللہ ملے گا۔

سید عباس شاہ: جناب والا! اس سوال سے میں ایک خاص چیز کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا تھا جس کا آپ جواب بھی دے چکے ہیں لیکن میں پھر بھی اس کو دہراؤں بنک کا ہیڈ آفس تبدیل کرنے سے یہ ڈسپیرٹی قائم ہوتی ہے یہ یہاں اسلام آباد میں رجسٹر تھا اور یہاں قائم ہونا چاہیئے تھا، اگر بنک کا آفس یہاں ہو جس کے لئے ٹیلکس کی سہولتیں اور سب چیزیں موجود ہیں۔ ہیڈ آفس یہاں ہی رجسٹرڈ ہوا ہے اس لئے یہیں قائم ہونا چاہیئے تھا اور اب بھی قائم ہونا چاہیئے۔ اس کو یہاں شفٹ کیا جائے۔

جناب چیرمین: شکریہ، جناب بنگلزئی صاحب،

میر حسین بخش بنگلزئی: کیا فاضل وزیر صاحب فرمائیں گے کہ بھرتی کے لئے انہوں نے آئندہ کے لئے کوٹے کو پورا کرنے کے لئے احکامات تو صادر فرمائے ہیں لیکن اس سے پہلے ان دو صوبوں کا جو کوٹا بنتا ہے اس کے متعلق کیا صورت حال ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! میں اس سلسلے میں پوری اطلاعات اسی حیثیت سے منگواؤں گا کہ کس کس علاقے میں کوٹہ کم ہے اور جس علاقے کو زیادہ دیا گیا ہے وہ کیوں دیا گیا ہے۔ میں اس سلسلے میں انشاءاللہ مناسب کارروائی کروں گا۔

جناب عبدالمجید قاضی: جناب والا! سندھ رورل کو تو ۲ فیصد بھی نہیں ملتا ہے۔

جناب چیرمین: وہ پوائنٹ تو پہلے ہی انہوں نے اٹھا دیا تھا۔ جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: دراصل ہم محترم وزیر خزانہ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے جواب کے سینٹ میں آنے سے پہلے ہی جو اس میں سقم تھا اس کے انسداد کے لئے احکامات جاری کر دیئے لیکن میں سمجھنا چاہتا ہوں کہ اتنے اہم ادارے میں میرٹ کی بنیاد پر کوئی اپوائنٹمنٹ نہیں ہوئی، ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے اس کی انویسٹیگیشن کیجئے۔ وہ تقرریاں جو پنجاب سندھ وغیرہ کو دی گئی ہیں لیکن میرٹ کی بنیاد پر نہیں ایسا کیوں ہے آخر؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: نہیں جی، جو کوٹہ جس علاقے کا ہو اس میں بھی انتخاب میرٹ

کی بنیاد پر ہوتا ہے لیکن یہاں جو تفصیل مانگی گئی ہے وہ صوبہ وار ہی ہے اور وہ صوبہ وار ہی دی گئی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: نہیں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ صوبے میں میرٹ لی گئی ہے یا نہیں بلکہ میرا سوال یہ ہے کہ آل پاکستان بیسز پر بھی، میرٹ کی بنیاد کے اوپر انتخاب ہونا چاہیئے۔ یہ وہ ادارہ ہے جو highly paid بھی ہے اور شاید اس میں اس طرح بہتر کوالیفائڈ افراد بھی آئیں اس میں میرٹ کا خانہ بڑا conspicuous ہے اور بالکل خالی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی ہاں آپ کی یہ بات درست ہے میرٹ کے نیچے کوئی تعداد نہیں دی گئی اس کے متعلق میں جو اطلاعات حاصل کروں گا اس میں اس بات کا بھی خیال رکھوں گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال جناب سید عباس صاحب۔

Regional Development Finance Corporation

88. ***Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) when R.D.F.C. was established ;

(b) the extent of funds allotted in 1985 and 1986, separately by the Government ;

(c) the amount of annual administrative expenditure incurred in the said year separately ; and

(d) the amount spent on furnishing the offices in each year ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) The Regional Development Finance Corporation (RDFC) was formally established on 5th May, 1985 *vide* Regional Development Finance Corporation Ordinance, 1985. However, it started its functions on 6th July, 1983, as a subsidiary of National Development Finance Corporation (NDFC).

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

(b) No funds were allocated for RDFC by the Government in 1985. In 1986 an amount of Rs. 73,621,000 has been allocated to the RDFC for equity financing of industrial projects in the NWFP. This amount is to be administered disbursed jointly by the RDFC and the Industrial Development Bank of Pakistan (IDBP).

The State Bank of Pakistan (SBP) has, however, extended three credit lines amounting to Rs. 195 million to the RDF during 1985 and 1986 as indicated below :—

(i) Private Sector General Term Finance (GTF) Loan	Rs. 100 million.
(ii) Public Sector GTF Loan	Rs. 30 million.
(iii) Purchase of locally manufactured machinery	Rs. 65 million.
Total	Rs. 195 million.

(c) The following amount has been spent on administrative expenditure of the RDFC during the calendar years 1985 and 1986 :—

1985..	Rs. 6,576,170
1986..	Rs. 7,117,974

(d) The following amounts have been spent on furnishing of the offices of RDFC during the calendar years 1985 and 1986 (upto 30th November, 1986 only) :—

(i) Rs. 238,328

(ii) Rs. 58,204

جناب چیرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

سید عباس شاہ : میں اس سوال کے پارٹ (بی) کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے لئے ۷،۳۶،۲۱،۰۰۰ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں ان کی کوئی تفصیل ہوگی کہ ان کی تقسیم کیسے ہوئی ہے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو: سر اس وقت تو یہ تفصیل نہیں ہوگی کہ یہ کس طرح تقسیم ہوئی ۔ اس کے بارے میں پھر آپ کو اطلاعات فراہم کر سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین: فریش نوٹس ۔ اگلا سوال جناب جاوید جبار صاحب ۔

Shah Faisal Mosque

89. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the total expenditure so far incurred on the construction of Shah Faisal Mosque, Islamabad and estimated total cost of the whole project ; and

(b) the expected date of its completion ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Wasim Sajjad): (a) The total expenditure incurred on the Faisal Mosque upto 31st December, 1986 was U.S. dollars 42.712 million whereas the estimated cost of the whole project (including Auditorium) is US $ 45 million.

(b) The mosque has been completed. However, the work relating to finishing and installation is in hand which is likely to be completed by the end of March, 1987.

Mr. Chairman: Supplementary question ?

Mr. Javed Jabbar: Would the honourable Minister inform us about the sources and their respective shares of financing of the cost of construction ?

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, this mosque has been constructed largely with the finances provided by the Saudi Arabian Government, His Majesty the late King, Faisal visited Islamabad in 1966 and offered to defray the expenses in connection with the construction of the

[Mr. Wasim Sajjad]

mosque. At that time the cost was estimated at about 35 million U.S. dollars. Subsequently the President of Pakistan visited the Faisal Mosque in April, 1984 and issued a directive under which the scope of the work was to be increased in particular an Auditorium was added as part of the Islamic University and the cost of the project was raised to about 45 million US dollars. The Saudi Arabian Government is expected to contribute the original 35 million dollars, the rest is to be financed out of the Revenues of the Pakistan Government itself.

Mr. Chairman: Thank you. Supplementary question, Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Would the honourable Minister tell the House whether any amount has been received from Saudi Arabian Government ?

Mr. Wasim Sajjad: Yes Sir, amount about 28 million dollars has been received and the rest about 7 million dollars is awaited from the Saudi Arabian Government.

Mr. Javed Jabbar: Would the honourable Minister be able to tell us, how many people will be able to pray at one time ?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it is not strictly official but it is about 10,000 people will be able to pray under the covered area and another 90,000 in the courtyard. It is estimated that the green area will accommodate another two hundred to three hundred thousand people.

Mr. Chairman: Thank you. Next question.

IMPORT OF PAPER

90. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the International Monetary Fund has requested Pakistan to allow unrestricted import of paper, paper board and packaging paper ; and

(b) whether the present import is in excess of local demand ?

Mr. Wasim Sajjad: (a) No.

(b) No.

Mr. Javed Jabbar: Sir, would the honourable Minister confirm whether the IMF attaches any conditionalities to any agreements with the Government of Pakistan ?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, this is a very large question, I think it refers to several Ministries and I am unable to answer this question at the moment.

Mr. Chairman: A short answer can be 'yes'.

Mr. Javed Jabbar: Sir, if the answer is 'yes', would the honourable Minister tell us some of the conditionalities attached ?

Mr. Chairman: I think, for that he would require a separate notice. In fact, this is a question which should be addressed to the Ministry of Finance. Mr. Akram Sultan.

Haji Akram Sultan: Would the honourable Minister elaborate the recent news that there is a joint venture between Canada and Pakistan on developing an industry on paper, is that forthcoming in the near future ?

Mr. Chairman: What has a joint venture got to do with a question which relates to the relationship between the Government of Pakistan and the International Monetary Fund.

Haji Akram Sultan: No Sir, this relates to the paper Industry. With reference to the paper Industry, I am referring to it.

Mr. Chairman: Still joint venture with regard to paper Industry it would be outside the scope of what the IMF is financing and the Government of Pakistan is financing.

Haji Akram Sultan: Sir, it might satisfy the honourable Senator that the fact that there is another Industry for similar production, the paper is coming up and in fact it relates to paper Industry thus I have thought that my question was pertinent.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I will just make a statement that there is a project under consideration at Kamalia which shall be a project of the Punjab Industrial Development Board in which the Canadian Government will give assistance to that project.

Mr. Chairman: Next question.

LOAN FROM INTERNATIONAL COMMERCIAL MARKET

91. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the Government is borrowing US $ 500 million from the overseas commercial loan market in the current year ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: No.

Mr. Chairman: Supplementary question ?

Mr. Javed Jabbar: Sir, if it is not true that we are borrowing US $ 500 million from the International Commercial loan market, would the honourable Minister confirm whether we are borrowing any other amount lower or higher than 500 million.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Yes Sir, we are borrowing lower than that, *i.e.* one hundred million. We have already borrowed 100 million and we may borrow another 50 million.

Mr. Javed Jabbar: Upto June 1987 ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Yes.

Mr. Javed Jabbar: At what rate Sir ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Rate is not available with me at this moment.

Mr. Javed Jabbar: Rate is not available Sir !

Mr. Chairman: The 100 million dollars which you have borrowed, do you know the terms on which you have borrowed ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, I can not give the rate of interest......................*(Pause)*...................... Sorry Sir, I have.

Mr. Chairman: Right.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The main terms of the loan are as follows :

Rate of interest 10% *plus* libor per annum.
Repayment period is five years with three years grace period.
Commitment fee is 3-3/8 per cent per annum ;
Arrangement fee is 1-1/8 per cent per annum ;
Agency fees $ 500 participating bank and like that.

Mr. Javed Jabbar: 500 per cent.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: 500 per participating bank.

Mr. Chairman: 5 per cent.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Actual expenses, actual subject to a maximum of dollars 70 thousand.

جناب چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا فنانس منسٹر بتا سکیں گے کہ یہ پوری جو پیکج ہے اس کی پوری liability کیا بنتی ہے پاکستان کی ؟

میاں محمد یسین خان وٹو: یہ پورا کیلکولیٹ کرنا پڑے گا ۔

Prof. Khurshid Ahmad : Who will calculate it ?

جناب چیئرمین: میرے خیال میں انہوں نے جو ارشاد فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ لندن انٹر بنک ریٹ libor سے ایک پرسنٹ زیادہ ہے۔ باقی اس میں تھوڑی سی فروعات ہیں which really does not make much difference to the total burdon of the loan.

پروفیسر خورشید احمد: نہیں میرے خیال سے ٹوٹل جو ہے over 16 per cent بن جاتا ہے یا ۱۷۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میرے خیال میں یہ ایسے نہیں ہو سکتا۔ اتنا نہیں ہو سکتا۔ ریٹ آف انٹرسٹ دیا گیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: نہیں۔ ریٹ آف انٹرسٹ تو نہیں دیا گیا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: ایک فیصد over libor ہوگا جو بھی لندن کا ریٹ ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: وہ ایک فیصد کیا ہے؟

Mr. Chairman: That fluctuates from time to time that is why it becomes difficult.

Prof. Khurshid Ahmad: Mr. Chairman, we are dealing with something which has already been contracted, not about something of future ?

Mr. Chairman: That is right.

Prof. Khurshid Ahmad: So, it means there must be an exact rate on which these hundred million dollars have been borrowed. It is not a question of guess. Let us find out what it is ?

Mr. Javed Jabbar : Very pertinent, Sir.

جناب محمد یٰسین خان وٹو: یہ میں بعد میں عرض کر سکتا ہوں کہ اس وقت کیا ریٹ آف انٹرسٹ تھا لیکن یہ ہے 1 per cent above libor rate.

Prof. Khurshid Ahmad: That is a camouflage, Sir.

جناب چیئرمین: اس میں بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو ایک فکسڈ ریٹ ہے جو
fluctuating تھا - یا وہ libor rate on a particular date
ریٹ ہو سکتا ہے۔ جو ہر ایک تین مہینے یا چھ مہینے کے بعد فکس کیا جاتا ہے۔

So, I think, that requires some further looking into.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Yes, Sir.

Prof. Khurshid Ahmad: Well, of course, they, should look into it but that is the information which should have been provided ordinarily.

Mr. Chairman: If it was a part of the question, surely, he would have been able to answer it.

Syed Abbas Shah: When is he going to give this answer, Sir ?

Mr. Chairman: When you will ask the next question.

Syed Abbas Shah: But this question is very clear, Sir. He should give us this answer, at least.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں آپ کو دے دوں گا۔

Haji Akram Sultan: Hundred million dollars are being borrowed. Are the terms similar to the earlier sum of hundred million ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: They are likely to be the same.

لیکن پورے طور پر تو بعد میں بتایا جا سکتا ہے۔

Haji Akram Sultan: If so, Sir, is not there any cheaper source of financing available ?

Mr. Chairman: I think, you suggest it to the Minister and he would be very glad to..................... *(interruption)*.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: If there is a cheaper source. I will welcome it, Sir.

Haji Akram Sultan: I would be glad too, Sir.

Mr. Chairman: Next question.

REPRESENTATION OF PRIVATE SECTOR IN NEGOTIATIONS WITH E.E.C.

92. ***Shaikh Ejaz Ahmad:** Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that private sector was not given representation in the team negotiating for quota with E.E.C. and USA; if so the reasons therefor ?

Mr. Wasim Sajjad: Yes. Because these are inter-governmental negotiations.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟

شیخ اعجاز احمد: ضمنی سوال جناب ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جب ٹیکسٹائل کی تمام ایکسپورٹ پرائیویٹ سیکٹر میں ہے تو پھر اس میں پرائیویٹ سیکٹر کے نمائندوں کو امریکہ کے ساتھ negotiation کے وقت ساتھ نہ لے جانے میں ملک کا کون سا فائدہ ہے؟

Mr. Wasim Sajjad: Sir, as I submitted these are inter-governmental agreements. There are two major such agreements, one is the multifibre agreement amongst 40 countries including textile. The other is bilateral agreement between Pakistan, USA, EEC, Canada, Finland and Sweden. Now, before these negotiations are undertaken, the government fully consults the private sector and takes their views into account as was done when the negotiations were being done. And after the policy is settled, after the agreements have been made, then the export has been deregulated and is handled by the 13 export associations dealing with the export of different textiles products.

شیخ اعجاز احمد: سپلیمنٹری سر۔ تیسرے دنیا کے دوسرے ممالک امریکہ کے ساتھ جن کا متعلق ہے at the time of negotiations پرائیویٹ انٹرپرائز کے نمائندوں کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بنگلہ دیش، فلپائن اور دوسرے ممالک کے کوٹے ہم لوگوں سے پانچ پانچ گنا زیادہ ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں یہ وجہ کافی نہیں ہے کہ پرائیویٹ انٹرپرائز کے نمائندوں کو at the time of negotiations ساتھ لے جانا چاہیئے۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, as I said that at the time of negotiations only government representatives can be present because they were inter-governmental agreements but the views of the private sector are fully taken into account if somebody from the private sector is there. Sometimes they themselves go there because they have interest in this; they are consulted, their views are taken into account. We always take their views into account; their views are fully considered and made use of during the negotiations.

Haji Akram Sultan: Supplementary, Sir. Even though preconsultancy might have been made with the private sector or the federation but on the spot decisions are required and other experts representing Pakistan are not fully aware or conversant with the subject to give their opinion on the spot decision. Therefore, would the honourable Minister consider in future to ensure that the government wherever invited must take the private sector concerned to advise them on the spot.

Mr. Chairman: I think, this was the substance of Mr. Ejaz Ahmad's question also; that the private sector may not be associated perhaps they would not be permissible to sit in the formal negotiations when the negotiations are only confined to governments. But was private sector or were private sector representatives available for consultation at the place where these negotiations were being carried out and would this not be desirable to do so in future?

Mr. Wasim Sajjad: This matter can be considered, Sir, as to make them available there at the spot although as I have said with

[Mr. Wasim Sajjad]

modern communications, consultation can even take place when a person is sitting in Karachi and the negotiations are going on the Geneva but we will take this matter into consideration in future when such delegations are constituted.

Haji Akram Sultan: May I ask one more supplementary ?

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! محترم وزیر صاحب کے جواب سے ایسا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے جس کی میں وضاحت چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ڈیلیگشن اور گورنمنٹ ٹیم کی تعریف کیا ہے؟ اور کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ محض سرکاری افسران اس کے رکن ہو سکتے ہیں یا گورنمنٹ ڈیلیگشن کے اندر یا گورنمنٹ ٹیم کے اندر پاکستان کا کوئی بھی شخص جسے حکومت nominate کرے اس ٹیم کے لئے، خواہ اس کا تعلق پرائیویٹ سیکٹر سے ہو خواہ اس کا تعلق ایکسپرٹس سے ہو میری معلومات کی حد تک گورنمنٹ ڈیلیگشن کی جو تعریف آج تک یہاں رائج رہی ہے اس میں کوئی ایسی پابندی نہیں ہے کہ اس میں صرف بیوروکریٹ جا سکتے ہیں یا وزیر جا سکتے ہیں بلکہ گورنمنٹ جس کو نومینیٹ کرے وہ آفیشل ڈیلیگشن ہے۔ کہاں سے لیتے ہیں۔ یہ بالکل ایک الگ مسئلہ ہے۔

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: That is correct, Sir, whoever is nominated by the Government but the signatory to the agreement is the Government of Pakistan.

Haji Akram Sultan: Sir, would the honourable Minister concede that on account of lack of private sector's participation in the last meeting of the textile quota, Pakistan lost substantially and while the other countries gained substantially.

Mr. Wasim Sajjad: No, Sir, I do not concede.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۹۳ ۔ شیخ اعجاز احمد

DISPOSAL OF HAYAT REGENCY HOTEL, KARACHI

93. ***Shaikh Ejaz Ahmad:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the present position of the

disposal of Hayat Regency Hotel at Karachi and further steps if any being taken by the Government in that regard ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The Chairman, Pakistan Banking Council (PBC) was appointed as Custodian in terms of the Martial Law Order No. 105 dated 21st March, 1985 for rehabilitation of Hayat Regency Hotel project. Since then efforts are being made by PBC to locate a suitable party having adequate financial resources and relevant experience who could take over this project and complete it as a five star hotel. The feasibility of converting the building for some other use like hospital, office building or appartments has also been examined but such conversion has not been found to be feasible because of the structure of the building which was essentially designed as a five-star hotel.

Chairman, PBC in his capacity as Custodian of the building has taken the following measures necessary for ensuring proper up-keep of the building and safe-guarding inventory :—

(i) Possession of the building has been taken over by the Ware Housing Department of the Habib Bank and adequate arrangements for watch and ward have been made.

(ii) A firm of Chartered Accountants has made out a balance sheet of the project as on 30th December, 1984, balance sheet as on 23rd March, 1985, when the project was taken over by the Custodian, is also being made out.

(iii) The auditors have also collected all necessary records and are making out a list of the valid claims outstanding against the project.

(iv) An Architect has evaluated and submitted his report in respect of present super-structure of the building together with estimates for additional finances required to complete the building.

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

(v) The Architect has also been entrusted with the job of evaluation and verification of imported machinery/equipment.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟

شیخ اعجاز احمد : کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ کیا پارٹی کی تلاش پبلک ٹینڈر کے ذریعے نہیں کی جا سکتی ۔ اتنے عرصہ دراز سے یہ ہوٹل پچاس فیصد بن کر ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا ہے۔ اگر گورنمنٹ کا ارادہ اس کو مکمل کرنے کا نہیں ہے تو اوپن ٹینڈر سے تو پارٹی بڑی آسانی سے تلاش ہو سکتی ہے ، یہ نیشنل ریسورسز کیوں ضائع کئے جا رہے ہیں ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب حکومت اس کو مکمل کرنا چاہتی ہے ۔ اور اسی سلسلے میں یہ تین پارٹیاں ہیں جن کے ساتھ رابطہ بھی ہو رہا ہے ۔ وہ ہیں آغا خان فاؤنڈیشن اور مسٹر سلطان علی لاکھانی (Laxon group) حاجی عبدالعزیز رائے اور اس کے علاوہ بھی اگر کوئی کمپنی تیار ہو۔ میری اطلاع کے مطابق اس سلسلے میں ایک عرصے سے کوششیں کی جا رہی ہیں لیکن کوئی مناسب پارٹی سامنے نہیں آ رہی ۔ اگر فاضل سینیٹر اس بات کو مناسب سمجھیں تو ہم دوبارہ ٹینڈر الزائیٹ کرنے کو بھی تیار ہیں اور اگر وہ جانتے ہوں کسی ایسی پارٹی کو جو اس سلسلے میں تعاون کے لئے تیار ہو اور یہ کام لینے کے لئے تیار ہو تو ان کے معاملے کو بھی کنسیڈر کیا جا سکتا ہے۔

Mr. Javed Jabbar: Would the honourable Minister for Finance confirm that this is the method to be adopted by the Government that they should wait for Members of Parliament to suggest the system of tendering. Is it not a part of governmental policy and practice to tender ?

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا ! میری اطلاع کے مطابق ہر ممکن کوشش کی گئی ہے اور کئی پارٹیاں آئی ہیں جنہوں نے دلچسپی ظاہر کی لیکن بعد میں انہوں نے مناسب نہیں سمجھا اور اب یہ تین پارٹیاں ہیں جن سے بات ہو رہی ہے یہ بہت بڑا پراجیکٹ ہے اور ظاہر ہے کہ بہت مضبوط پارٹیاں ہی اس کام کو انجام دے سکتی ہیں ۔ اگر ان تمام چیزوں کا پورے طور پر خیال نہ رکھا جائے تو پھر اس پراجیکٹ میں مزید کمپلیکیشنز کا سوال پیدا ہو سکتا ہے ۔ بہر صورت اس سلسلے میں پوری کوشش کی جا رہی ہے اور ان پارٹیوں کے ساتھ رابطہ ہے ۔

جناب چیئرمین : وزیر صاحب کا مطلب یہ ہے کہ کار ثواب میں اگر آپ بھی کچھ امداد کر سکتے ہیں تو خوشی ہوگی۔

میر حسین بخش بنگلزئی : کیا وزیر موصوف یہ بتلانا پسند فرمائیں گے کہ یہ پارٹی جس کی تلاش جاری ہے یہ صرف قومی سطح پر ہے یا بین الاقوامی سطح پر۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : یہ جناب اس وقت تک تو قومی سطح پر ہے۔

Haji Akram Sultan : Sir, would the honourable Minister tell the present cost of this project as it stands and the cost it commenced since the Martial Law came into being ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, initial cost of the project was estimated at Rs. 350 million in 1975. The total expenditure incurred on the Regency Hotel Project alongwith interest as on 30th June, 1986 is given below :

Principal	229.715 million.
Interest	318.944 million.
Guarantees	15.405 million.
Total................................	564.064 million

and consortium loan to Minwala group :

Principal	10 million.
Interest	13 million.
Total................................	23 million.
the grand total is	588.395 million.

Haji Akram Sultan : Sir, if you notice from the figures as expressed by the honourable Minister from 350 million rupees project it has gone to grand total of phenomenal amount and it has taken 12 years to negotiate with these three parties and so many parties. Now, when are they contemplating to finalise this through a tender or by a negotiation ? Would the honourable Minister tell otherwise the cost will continue to rise as has been in the past.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, it is a very long answer if the honourable member would like me to give the background of the whole case.

Haji Akram Sultan: I would appreciate.

Mr. Chairman: Why not then listen to another question also. Mr. Mohsin Siddiqui was asking a question.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Yes.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Through you Sir, may I request the learned Finance Minister to consider the possibility of converting the Regency Hotel into an hospital rather than a hotel because a survey of hotels in Karachi clearly suggests that there is excess accommodation available in the hotels and this is why no genuine party is coming forward to give a bid. An hospital of this nature at a central place like one in which this Hayat Regency building is situated will be good and I would further suggest to him that it should be provided in the Federal Budget and it should be named in one of the greatest philanthropist that exist today that is Mr. Addhi.

Mr. Chairman: Mr. Siddiqui but this is a private property and I don't think the government can convert it into an hospital without acquiring it and that would require a settlement of the entire gamut of issues, of loans, of the value of property, the ownership and all sorts of litigation. I think the Minister has heard your suggestion.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Just a minute. I agree but the position today is that it is in the hands of the financing institutions and banks and they are going to dispose it off. The Federal Government can assume the responsibility of all the loans and convert it into an hospital rather than a hotel and it should be utilized for the public good.

Mr. Chairman: The banks would be committing a breach of trust if they convert private property meant to be a hotel into an hospital at any rate.

Syed Abbas Shah: Point of order Sir. The question has been longly discussed. There are other important questions and they should be taken.

جناب چیئرمین: میرے خیال میں مختصر جواب دیجیئے۔ وٹو صاحب۔

میاں محمد یسین خان وٹو: جناب اس سلسلے میں اس بات کا بھی خیال کیا گیا ہے کہ آیا وہ عمارت اس سٹیج پر جس پر کہ وہ پہنچ چکی ہے، ہسپتال میں تبدیل کی جا سکتی ہے یا نہیں، میری اطلاع کے مطابق وہ عمارت اب ہسپتال میں تبدیل نہیں کی جا سکتی کیونکہ بنیادی طور پر وہ ہوٹل کے لیے بنائی گئی تھی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اگلا سوال۔ شیخ اعجاز احمد۔

GOVERNMENT TEXTILE MACHINERY CORPORATION

94. ***Shaikh Ejaz Ahmad:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the Government Textile Machinery Corporation is in the process of liquidation and production has been stopped; if so why is it that import duty on spinning frames and auto-conewinders which are basic components of textile spinning industry is still continuing?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The Textile Machinery Corporation has not been liquidated. It has been merged with the State Engineering Corporation and its two units, namely, Spinning Machinery Company of Pakistan Lahore and Textile Winding Machinery Company Karachi, are still functioning. As such, protective duty on spinning frames and cone winders is needed. However, import of auto-conewinders for balancing, modernization and replacement purposes is duty-free with effect from 26th November, 1986.

شیخ اعجاز احمد: جناب یہ سوال پاکستان کی اکانومی کے لئے بنیادی اساس کی حیثیت رکھتا ہے میں جناب وزیر خزانہ سے عرض کروں گا کہ وہ اس کے اوپر مزید روشنی ڈالیں کہ ٹیکسٹائل مشینری کارپوریشن جو یہ پرزے بنا رہی ہے spinning frame and cone winders یہ ٹیکسٹائل مل کا تقریباً نصف حصہ ہوتے ہیں اور اگر اس کو درآمد کیا جائے تو اس کی C&F تقریباً ۵ کروڑ ہوتی ہے اب اس کے اوپر آپ normal rate of duty کے علاوہ protective duty بھی لگا رہے ہیں جب آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ ٹیکسٹائل مشینری کارپوریشن بالکل فیل ہو چکی ہے اور اس کے یہ پرزے کوئی ٹیکسٹائل مل پاکستان میں خریدنے کو تیار

[Shaikh Ejaz Ahmad]

نہیں ہے اور اگر کوئی ٹیکسٹائل مل اس کے یہ پرزے خرید لیتی ہے تو importing countries ہمارا yarn خریدنے کو تیار نہیں ہوتے ، بلکہ یہاں تک کہ جاپان کے نمائندے ہماری ٹیکسٹائل ملوں میں آ کر دیکھتے ہیں اگر یہ local auto coners اور local spinners لگے ہوئے ہوں تو وہ ہمارا yarn خریدنے سے ہی انکار کر دیتے ہیں تو کیا ایک ٹیکسٹائل مشینری کارپوریشن کے لئے ملک کی پوری ٹیکسٹائل کی صنعت کو قربانی کی بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے اور چڑھایا جاتا رہے گا۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب یہ بحث تجویز تو ہو سکتی ہے لیکن یہ سوال نہیں ہے اور جو آپ نے رولز بنائے ہوئے ہیں ان کے تحت سوال کے زمرے میں نہیں آتا علیحدہ ان کو تجویز ضرور دیکھیے۔

Shaikh Ejaz Ahmad: I have tried to throw some light in the national interest.

Mr. Chairman: Next question No. 95. This has been transferred for answer on the 19th January, 1987.

Next Question No. 96 Malik Sadullah Khan.

OWNERS OF GHEE MILLS

96. ***Malik Sadullah Khan:** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) whether it is a fact that most of the importers of edible oil, and owners of Ghee Mills are either Federal and Provincial Ministers or the members of the Parliament ; and

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, the names and other particulars of such persons alongwith the names and other details of the firms which are owned by these persons ?

Mr. Wasim Sajjad: (a) No.

(b) Does not arise.

Syed Abbas Shah: Supplementary Sir. I don't agree with the answer.

Mr. Chairman: You may not agree but he is entitled to give his answer.

Syed Abbas Shah: Because he said, 'no' and there is a person in my province whom I can name is a Provincial Minister and owns a Ghee Mill. So, the answer is incorrect Sir.

Mr. Chairman: You ask a question about that.

Mr. Wasim Sajjad: Firstly Sir, if the honourable Senator knows then he should not have asked a question.

Syed Abbas Shah: No. I have not asked the question.

Mr. Wasim Sajjad: Secondly Sir, there are about 150 importers I have the list, it is not possible to identify readily as to who are Provincial Ministers and members of Parliament. There may be somebody amongst them and I will place the list on the table of the House. If the honourable Senator would like to know the entire list I will place it on his table.

Mr. Chairman: I think that is the best and the above board course which you may follow.

Mr. Wasim Sajjad: One clarification I would like to make is that the question was whether most of the importers of edible oil were Ministers or members of the Parliament. Now that means out of 150, the honourable Senator is asserting that 76, that is how I would take it as the most are members of Parliament, that is certainly not correct but I will place the entire list for the honourable Senator to see himself.

****Mr. Chairman:** Thank you. Next Question Mr. Masood Gejial. 97. (Pause)

**The question No. 97 was dropped due to the absence of the Senator who asked it.

He is not here. Next Question Shirin Dil Khan Niazi No. 98.

N.W.F.P. BANKING COUNCIL

98. ***Maj. General (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether there is any member of the Banking Council from N.W.F.P. ; and

(b) the names of ten senior most officers in the nationalized banks from NWFP, where they are posted and the criteria for their employment ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) No.

(b) The information is given below :—

S. No.	Name and Designation	Place of Posting
1	2	3
1.	Mr. Muhammad Ibrahim Gurwara, Member Executive Board.	Muslim Commercial Bank Ltd. Head Office, Karachi.
2.	Mr. Mushtaq Ali Taj, Member Executive Board.	United Bank Limited, Peshawar
3.	Mr. Khalid Latif, Member Executive Board.	Allied Bank of Pakistan Ltd., Lahore.
4.	Mr. S. Fazal-e-Mabood, Executive Vice President.	Habib Bank Ltd., Circle Executive, Quetta.
5.	Mr. Muhammad Akram Khan, Senior Vice President.	National Bank of Pakistan, Head Office, Karachi.
6.	Mr. Aijaz Ali Khan, Senior Vice President.	National Bank of Pakistan, Regional Audit Chief, Islamabad.

1	2	3
7.	Mr. Shahjahan Khan, Senior Vice President.	National Bank of Pakistan, MEB's Office, Lahore.
8.	Mr. Baz Muhammad Khan, Senior vice President.	Habib Bank Ltd., General Manager, Khortoum.
9.	Mr. Khan Muhammad Rashid, Senior Vice President.	Habib Bank Ltd., Head Office, Karachi.
10.	Mr. Manzoor Hussain Shah, Senior vice President.	Muslim Commercial Bank Ltd. Circle Office, Peshawar.

CRITERIA

The appointments of senior executives in the nationalized banks are made by promotion from lower grades on the basis of fitness-*cum*-seniority.

Mr. Chairman: Any supplementary ?

Maj. General (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: He said, 'no' to part (a) and to (b) 'information is given below'. I ask as to how many of the first five who are the senior most among the 10 as listed here are being appointed in Peshawar for sanctioning the loans because we have been told that one of the senior banking officers would be located in Peshawar. I just want to know how many of these five are being appointed or any one of them ?

میاں محمد یسین خان وٹو: ان میں سے کوئی اپوائنٹ نہیں کیا جا رہا وہ پہلے ہی اپوائنٹ کئے جا چکے ہیں، ان کا سوال یہ تھا۔

The names of ten senior most officers in the nationalized banks from NWFP, where they are posted and the criteria for their employment.

تو یہ پانچ نمبر میں ان کی inter-se سینارٹی دی گئی ہے کہ یہ سینئر لوگ ہیں جو صوبہ سرحد سے ہیں، لیکن ان کی overall پوزیشن کیا ہے، that is a different matter اس کے لئے ایم ای پی پوائنٹ کئے جا چکے ہیں تمام صوبوں میں اور پشاور میں بھی پانچ آدمی پانچوں بنکوں کی طرف سے پہلے ہی ایم ای پی اپوائنٹ ہو چکے ہیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Sir, I have been told that this No. 2 Mr. Mushtaq Ali Taj has been appointed. I want to confirm this.

میاں محمد یسین خان وٹو: یہ سوال آپ نے پوچھا نہیں لیکن میں پتہ کروا کر بتا سکتا ہوں، یہ جو آپ نے پوچھا تھا وہ تو یہ تھا، سینئر موسٹ جو سرحد کے ہیں ان کے نام بتائیں،

Mr. Chairman: But their places of posting are also given here.

میاں محمد یسین خان وٹو: ان کی پوسٹنگ نہیں، ان کا سوال یہ ہے جواب سوال فرما رہے ہیں، ایم ای بی جو ممبر آف ایگزیکٹو بورڈ مقرر کئے ہیں جن کو اپنے صوبوں میں زیادہ قرضے دینے کی اتھارٹی ہوگی۔ کیا ان میں ہم کوئی آدمی اپوائنٹ کر رہے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ اس کے بارے میں تو انہوں نے پوچھا نہیں وہ تو علیحدہ معاملہ ہے ان لوگوں کی سلیکشن ہو چکی ہے اور ان لوگوں کی پوسٹنگ ہو چکی ہے اور وہ کام شروع کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی۔

WRITTEN OF DEBTS

99. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Finance and Econ̄omic Affairs be pleased to state :

(a) the amount of debts written off by the banks prior to their nationalization ;

(b) the amount written off in Pakistan and abroad after nationalization of banks on account of :—

(i) fraud.
(ii) embezzlement.
(iii) robbery.
(iv) bad debts ; and

(c) the names of persons involved in these cases and punishment if any awarded to them ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Information is not available with the banks.

(b) Information is as under ;–

(Rupees in million)

	In Pakistan	Abroad
Fraud/Embezzlement	50.279	0.643
Robbery	3.587	0.432
Bad debts	356.746	787.097
Total	410.612	788.172

(c) The information is given in the enclosed list.

(The list has been placed in the Senate Library)

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیر دل خان نیازی: جناب والا! جو شخص سوال بھیجے اس کو اس کی کاپی ملنی چاہیئے، لکھا ہے۔

List has been placed in the Senate Library. So, I can not ask any supplementary.

جناب چیئرمین: میں دوبارہ دھراتا ہوں، میرے خیال میں جو ممبران سوال پوچھتے ہیں جو لسٹ ٹیبل آف دی ہاؤس پر رکھی جاتی ہے، ان کو بھی ایک کاپی پہلے سے سپلائی کی جانی چاہیئے،

alongwith answer to the question.

میاں محمد یسین خان وٹو: میں نے سوال کے جز "سی" کی کاپی بھجوا تو دی تھی۔

جناب چیئرمین: ابھی تو پھر ان کو فائدہ نہیں ہوگا۔

He would be unable to ask any question.

میاں محمد یسین خان وٹو: اگر نہیں پہنچی تو میں کچھ نہیں عرض کر سکتا لیکن میں نے بھجوا دی تھی۔ ان کی ٹیبل پر ہے۔ ...... مل گئی ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیر دل خان نیازی۔ جی مل گئی ہے۔

Haji Akram Sultan: This has been discussed a number of times that these questions should be circulated earlier. And you very kindly pointed out according to the prevailing Senate rules that could not be done. It is very meaningless that we just speak out question number. Neither do we know what the question is nor the answer. So, if the new Senate rules are being framed I hope this particular area is being looked into to circulate the questions and answers well before time, so that we do not come here and sit as dummies and just trying to rush through the questions and answers Sir.

Mr. Chairman: I don't think you have been sitting as a dummy. You have been asking very relevant and pertinent-supplementary questions.

Haji Akram Sultan: This happens so Sir, today there was question......................

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, the number of questions put by the honourable Senator was the highest.

Mr. Chairman: Let me quote to you the present rule once again. "Answers to question which Ministers propose to give in the Senate shall not be released for publication until the answers have actually been given on the floor of the Senate or laid on the table." So, for the time being we are bound by this rule. The draft rules are before you and if you think that there would be an advantage in changing this rule to something else, I shall be very happy.

Haji Akram Sultan: Sir, copies be circulated. I have not got the copy of those draft rules Sir.

Mr. Chairman: Draft rules were circulated.

پروفیسر خورشید احمد: اس جواب سے دو سوال پیدا ہوتے ہیں پہلا تو یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ نیشنلائزیشن سے پہلے کے بارے میں معلومات فراہم نہیں کی جا سکتیں جبکہ ہر بنک کے پاس اس کے noted accounts ہوتے ہیں، پچھلے پانچ سال یا کم از کم دس کے بارے میں یہ معلومات فراہم کی جا سکتی تھیں دوسری بات یہ ہے کہ یہ کلیئر نہیں ہے کہ جو معلومات دی گئی

ہیں ، یہ نیشنلائزیشن سے شروع ہوئی ہیں لیکن کب تک ، آیا ۸۵ء تک ہے ، ۸۶ء تک ہے ، ۸۷ء تک ہے ان فگرز کے اندر یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ ان کا ٹرمینل پوائنٹ کیا ہے اور فگرز سے ظاہر نہیں ہے کہ یہ کب سے کب تک ہیں ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : یہ جناب لیٹیسٹ فگرز ہیں ، پہلے سوال پر جو آپ نے اعتراض فرمایا کہ کیا یہ انفارمیشن نہیں دی جا سکتی ، اس کے بارے میں صورت حال یہ ہے اس وقت ۱۶ بنک تھے اور میرا خیال یہ ہے کہ ان کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنی بھی بہت مشکل ہیں ، ریکارڈ مہیا نہیں تھا اور اس پر اگر بہت زیادہ کوشش کی جائے تو میرے خیال میں مقصد تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کتنے کئے گئے تھے ۔ اور اب کتنے کئے گئے ہیں اس وقت بنک پرائیویٹ تھے اگر انہوں نے کچھ زیادہ بھی کئے تھے ، تو وہ کر سکتے تھے اور اگر کم بھی کئے ہیں تو وہ کر سکتے تھے ، اس سلسلے میں جناب والا ! جتنا وقت اور جتنی لیبر درکار ہوگی اگر فاضل ممبر صاحب اتفاق فرمائیں تو میرے خیال میں اس سے جو نتیجہ یا فائدہ اخذ کیا جائے گا وہ کم ہوگا ۔

جناب چیئرمین : سوالوں کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

Mr. Javed Jabbar: One last supplementary Sir.

جناب چیئرمین : جی پوچھیں ،

Mr. Javed Jabbar: Thank you Sir. Would the honourable Minister like to comment on the fact and state the reasons why under bad debts the figure for abroad is almost double for that written off within Pakistan ?

میاں محمد یسین خان وٹو : جی ہاں ، جناب والا ! یہ ایسی صورت ہے اس میں لندن میں ایک بنک میں جو فراڈ ہوا تھا ، وہ ۴۹۰ کروڑ کا تھا ، جس کی وجہ سے یہ فگرز زیادہ ہیں ، واقعی یہ ایسا مسئلہ ہے ۔

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Now I have to ask two questions more I asked only one question.

Mr. Chairman: But the time is over. At any rate, please ask one last question.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: All I wanted to know whether for these bad debts written off has any body been punished or dismissed or terminated. I would like to have everybody sent to Jail.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, the details are given.

جناب چیرمین: اس میں سے جو major punishments ہیں، وہ سنا دیجیے اگر انہوں نے نہیں پڑھے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: بہت ساری ہیں،

It is a very long list if you Sir, would like to read........... *(Interruption)*.

اتنے صفحوں پر جن جن آدمیوں کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے وہ درج کیا گیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: وقفہ سوالات تو ختم ہو گیا، لیکن آپ کو یاد ہوگا کہ سابقہ فنانس منسٹر صاحب نے اسی قسم کے میرے ایک سوال کے جواب میں سینیٹ میں وعدہ کیا تھا اور کہا تھا لون بائیر bad debts declare کیے گئے ہیں اور جہاں جہاں embezzlement cases ہوئے ہیں ان کے بارے میں انویسٹی گیشن کرکے بعد میں ہاؤس کو مطلع کریں گے۔ میرے خیال میں اب اس وعدہ کو بھی سال بھر سے زیادہ ہو رہا ہے۔ کیا اس بارے میں کوئی چیز آپ بتا سکیں گے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میرے نوٹس میں فاضل دوست کی بات ابھی آئی ہے میں اس کو ایگزامن کروں گا۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا: وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے لیکن ایک سوال کے ذریعے میں نے منسٹر صاحب سے معلوم کیا تھا کہ بلوچستان میں آئی ڈی پی پی کے ذریعے کتنے فنڈز الاٹ ہوئے ہیں اور کن کن کو ہوئے ہیں، تو اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ سیکرٹ ہے اور اس کو ہم آؤٹ نہیں کر سکتے، تو یہ ہمیں معلوم کیسے ہوگا کہ یہ پیسے بلوچستان کے لوگوں کو ملے ہیں یا کسی اور کو ملے ہیں، سوال کا مطلب ہی یہ تھا کہ وہ پیسے کن لوگوں کو ملے ہیں، اور کیا criterion ہے یہ سوال نمبر ۱۱۱ ہے، اور اس میں انہوں نے گول کر دیا ہے کہ یہ advisable نہیں

ہوگا، کہ ہم یہ سیکرٹ آپ کو آوٹ کر دیں، بنکنگ کونسل کے یہ رولز ہیلیں، تو ہم ہاؤس کو کیسے ہیں انفارم کر سکیں گے اور اپنے لوگوں کی کیسے تسلی کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ اس کے متعلق مجھے علیحدہ لکھ کر دیں I will look into this. باقی جو سوال ہیں

They would be considered as read and they would appear in the published debate.

SHORTAGE OF IRRIGATION WATER IN N.W.F.P.

100. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state :

(a) whether it is a fact that shortage of water in various districts of NWFP for irrigation purposes, particularly in the Divisions of Kohat and D.I. Khan, has had adverse impact on the economy of the region , if so ; and

(b) the measures the Government proposed to adopt to make water available for irrigation purposes ?

Sahabzada Yaqub Khan: The matter relates to the Government of NWFP.

---

101. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the plots allotted in Sector F-11 have not been handed over to the allottees so far ;

(b) whether it is also a fact, that the allottees have deposited the amount of their plots with C.D.A. since 1982 ;

**Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

[Maulana Kausar Niazi]

(c) the total amount of such deposits ; and

(d) the expected time by which final decision will be taken in the case and possession given to the allottees ?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) Yes.

(b) The allottees of the plots have paid two out of three instalments in addition to 25 per cent of the price deposited with the applications.

(c) Rs. 78 Million.

(d) The matter is under active consideration.

GRANT OF ADDITIONAL PENSION TO OLD PENSIONERS

102. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that those pensioners who retired from services prior to 1st July, 1986, will remain deprived of 10% special additional pension, even if they had rendered more than 35 years of service; if so, the reason therefor; and

(b) whether government intends to compensate such pensioners ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) Yes. The reasons are given below :—

(i) Equalization of pensions of old and new pensioners involves giving of full benefit with retrospective effect, which will result in heavy financial liability for government. However, the government is mindful of

difficulties faced by the old pensioners and has been giving additional benefits in the form of (1) dearness increases (2) indexation (3) removal of cut off points of pension with retrospective effect (4) restoration of commuted value of pension for those who had out-lived the period of commutation.

(ii) Pension could be claimed as a matter of right but specific benefits, which are normally granted by governments due to economic condition of the country are always tied with specific dates all over the world, which in this case is 1-7-1986.

(b) No, such proposal is under consideration.

MOVE-OVER TO BANK OFFICERS

103. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact, that move over right has not been extended to the officers of banks ; if so the reasons therefor ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The facility of move-over has not been allowed to officers of the banks. However, the question of extending the facility to officers of the Banks has been referred to the Pay committee.

PURCHASE OF A LUXURY CAR FOR CHAIRMAN TCP

104. ***Nawabzada Jahangir Shah Jogezai:** Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that the Chairman Trading Corporation of Pakistan has purchased a luxury car for his personal use, beyond his entitlement. If so, the action if any taken by the government in this behalf ?

Mr. Wasim Sajjad: The car of the Chairman TCP is in accordance with the prescribed standard.

IMPORT OF SUGAR AND UREA AT HIGHER PRICES

105. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

[Prof. Khurshid Ahmad]

(a) whether it is correct that the Trading Corporation of Pakistan imported Sugar and Urea at a price higher by $ 3-4 per metric ton in respect of each commodity causing a loss of over $ 1 million to the exchequer ;

(b) is it also corrrect that the Chairman of the Trading Corporation has purchased a luxury car for his use, exceeded the limit of house rent to himself, including full advance payment of two years, mis-used medical allowance and official car and petrol ; and

(c) if so the action taken against the officer ?

Mr. Wasim Sajjad: (a) No. The purchases were made through open tenders and finalized by a broad based Consultative Committee.

(b)(i) Official car purchased for the use of Chairman is according to his entitlement. Petrol is also issued as per entitlement.

(ii) TCP is paying rent according to Chairman's entitlement.

(iii) Chairman and his family members use medical facilities as per rules of the corporation.

(c) Does not arise.

SALE OF COTTON AT EXTREMELY LOW PRICE BY C.E.C.

106. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Cotton Export Corproation recently contracted the sale of huge quantities of cotton at a very low price ;

(b) whether it is also correct that the sale was of both the carry over stock of raw cotton as well as of the supplies in the pipeline from the current crop ; and

(c) the reasons which forced the corporation to make such a deal at a time when prices were extremely low ?

Mr. Wasim Sajjad: (a) The Cotton Export Corporation sold 2.3 million bales of raw cotton during the months August and September at average price of 26 Cents per pound.

(b) CEC had sold cotton both of 1985-86 crop and 1986-87 crop.

(c) 1. Glut of cotton in the international market.
2. Estimated big cotton crop in Pakistan.
3. Large sales made by competitors, particularly USA and China.
4. Need to protect Pakistani market share and retain new customers.
5. Need to ensure regular shipments of cotton throughout the year, in order to avoid big stocks, and to ensure accrual of foreign exchange earnings.
6. Reprots of falling prices had continued. The subsequent price rise was not anticipated.

107. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

IRREGULAR SANCTION OF EXPORT OF TOWELS

(a) whether it is correct that export quota for towels to the tune of 100.000 dozens was given to M/s. Iqbal Industries in violation of existing rules and regulations ;

(b) whether it is a fact that the name of a Minister and even the Prime Minister was used in getting this quota sanctioned by the Export Promotion Bureau ;

(c) whether it is a fact that an inquiry was made by the Ministry of Commerce in July 1986 in response to a querry from the *Mohtasib-e-A'la* and if so, what action was taken on the basis of that inquiry ;

[Prof. Khurshid Ahmad]

(d) the date on which the inquiry by the Commerce Ministry was completed alongwith the details of quota actually utilized by then and the reasons for not suspending or cancelling unutilized quota ; and

(e) how much of the quota has now been utilized and is the Government thinking of suspending/cancelling the unutilized quota ?

Mr. Wasim Sajjad : (a) Yes.

(b) Yes. It is however categorically denied that the Prime Minister gave any instructions in this regard.

(c) No.

(d) Does not arise.

(e) Utilization upto 24th September.	4,48,410 Sq. Yards.
Balance	1,51,590 Sq. Yards.

The balance was frozen on 23rd October, and finally cancelled on 11th November, 1986. M/s. Iqbal Industries have filed a case in the High Court of Sind. The matter is therefore *sub-judice*.

ANNUAL MIS-UTILIZATION OF RS. 40 BILLION

108. ***Qazi Hussain Ahmad :** Will the Minister for Planning and Development be pleased to state whether it is a fact that he had stated some times back that forty billion rupees of the national exchequer are misutilized annually ; if the answer is in the affirmative whether the Government will appoint an enquiry officer to suggest measures how the recurrence of such loss can be prevented in future ?

Sahabzada Yaqub Khan : Yes, the then Minister for Planning and Development had estimated that an amount of the order of Rs. 40 billion is mis-utilized annually. It may be stated that the extent of graft and corruption in the country can at best be an informed guess ; since no one can ever know for sure. What is important is not the amount but the fact that the element of corruption has increased and needs urgent

attention. There is no proposal under consideration for appointing and enquiry officer to suggest measures how the recurrence of such loss can be prevented in future. However, it is to the credit of present Government that instead of adopting silence, the problem of corruption is being identified boldly and the Prime Minister has included eradication of this evil as one of the key elements in his Five-Point Programme.

MEMBERS OF BOARD OF DIRECTORS AND BANKING COUNCIL

109. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total number of Members Board of Directors of all the Five Banks and the total number of Members of the Banking Council ;

(b) the number of members from NWFP and Baluchistan alongwith the quota fixed for these provinces ; and

(c) the total number of Executive Directors in the State Bank indicating also the quota fixed for NWFP and Baluchistan for these posts ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Total number of members of Executive Boards of all the five nationalised commercial banks and members of Pakistan Banking Council is :—

(i) Five nationalised commercial banks.......... 34
(ii) Pakistan Banking Council 3

(b) Out of the total number of 34 members of Executive Boards of the five nationalised commercial banks, three belong to NWFP. There is none from Baluchistan. There is no provincial or regional quota fixed for these appointments.

(c) There are four Executive Directors in the State Bank of Pakistan. No province-wise quota is fixed for appointment to the posts of Executive Directors in the State Bank of Pakistan.

IMPORT OF MOTOR CARS

110. ***Mr. Muhammad Hashim Khan:** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) whether it is a fact that import of cars is banned ; if so ;

(b) whether it is also a fact that five new Mercidies Benz have been imported by the NWFP Government ; and

(c) if so in what manner and under whose authority ?

Mr. Wasim Sajjad: (a) No. Motor cars including C.K.D. are importable by units under Ministry of Production. Besides, these are importable by overseas Pakistanis under Personal Baggage Rules. Overseas Pakistanis can also gift new motor cars to the members of family under prescribed conditions.

(b) Information is being obtained from Government of NWFP.

(c) Does not arise.

LOANS SANCTIONED BY IDBP FOR BALUCHISTAN

111. ***Engr. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount of loans sanctioned by the Industrial Development Bank of Pakistan for projects in Baluchistan Province during the last two years alongwith the names of persons and other particulars such permanent residence the amount of loan and the type of industrial units for which was sanctioned ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Total financial assistance sanctioned by IDBP to 31 projects during 1984-85 and 28

projects during 1985-86 in Baluchistan amounts to Rs. 115.12 million and 277.78 million respectively, as indicated below :—

(Rs. in Million)

Year	Local Currency	Foreign Exchange	Total
1984-85	83.84	71.28	115.12
1985-86	123.29	104.49	277.78

Being a Bank, IDBP is governed by banking law and practice and as such it would not be desirable to disclose the names and other details about the borrowers.

Export of Cotton Yarn

7. ***Shaikh Ejaz Ahmed:** Will the Minister for Commerce be pleased to state what price per maund we are getting on the export of cotton yarn as against the price per maund of cotton exported by the Cotton Export Corporation.

Mr. Wasim Sajjad: (a) Average yarn export contracted prices on monthly basis, indicated below :

Month	USC/LB	Equivalent Rs. per Maund	Exchange rate 1 US $ = Pak. Rs.
July, 1986	79.00	1,095	16.77
August, 1986	79.00	1,098	16.91
September, 1986	88.00	1,230	16.90
October, 1986	93.00	1,313	17.08
November, 1986	92.00	1,301	17.25

[Mr. Wasim Sajjad]

(b) The prices realized for cotton shipped during July—October, 1986 (committed for sale in earlier months) are as follows :

Month	Ave. FOB Price in US C/LB	FOB Price In Rs. per Maund	FOB Price* In Rs. per Bale
July, 1986	31.66	436.63	1,989.85
August, 1986	29.31	407.83	1,858.60
September, 1986	28.53	398.86	1,817.75
October, 1986	27.30	383.69	1,748.59

*One bale = 4.6 Maund.

APPOINTMENT OF DR. MASOOMA AS D.G.

22. ***Mr. Hamzo Khan Palijo :** Will the Minister Incharge of the O&M Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the appointment of Dr. Masooma as D.G., O.M. Division has not been approved by the competent authority ;

(b) whether it is a fact that Dr. Masooma Hassan is nevertheless working as D.G., O.M. Division ; if so ; and

(c) whether her appointment can be deemed to be regular and legally valid ?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) No.

(b) Yes.

(c) Yes. Her posting on deputation as Director General in O&M Division is regular and valid. She is Chief Instructor-*cum*-Deputy Director, Pay Scale 20 and holds an equivalent post on deputation, for which she is fully qualified.

ADVANCE INCREMENTS ALLOWED TO HIGHLY QUALIFIED PERSONS

31. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that advanced increments are given to the employees in service, with high academic qualification of Ph.D. LMA, M.Sc./M. Phil. respectively ;

(b) whether it is also a fact that persons holding higher degrees in Social Sciences are also eligible to advance increments ; and

(c) whether it is a fact that the above rules do not apply to the degree holders of L.L.M. Sharia ; If so, the reasons therefor ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Yes. Advance increments have been allowed to Doctors, Engineers, Educationists, Economists, Management Accountants, Scientists, Geologists, Meteorologists, Archaeologists, Experts in Agriculture, Animal Husbandry and Forestry, Chartered Accountants, Electronic Data Processing Personnel, Computer Personnel, Librarians, Pharmacists, Physiotherapists, Statisticians, Architects and Town Planners who possess/acquire D.Sc./Ph.D. degree, M.A./M.Sc./M.S. or equivalent from foreign university and also to those who possess/acquire Ph.D./ M. Phil. from University in Pakistan and are working in Universities, Colleges, Research Institutions and Technical Departments.

(b) Only holders of higher degrees in specified Social Sciences from abroad working in Universities, Colleges, Research Institutions and Technical Departments are eligible for advance increments.

(c) As no advance increments are allowed for Master's degree obtained in Pakistan, they are also not given to degree holders of L.L.M. Sharia.

IMPORT AND EXPORT DURING JULY TO SEPTEMBER, 1986

*65. ***Mr. Masood Arshad Gejial:** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

Source: F.B.S.
Transferred from Food and Agriculture Division (12-1-87).

[Mr. Masood Arshad Gejial]

(a) the quantity of goods exported during the current year from 1st July, 1986 to 30th September, 1986 and the foreign exchange earned ; and

(b) the quantity of imports made during the said period indicating the amount of foreign exchange spent on them ?

Mr. Wasim Sajjad: (a) Pakistan's exports during July—September, 1986 amounted to US $ 797.7 million as compared to US $ 592.9 million during the corresponding period of 1985 showing an increase of 33.9 per cent. The detailed statements showing quantity-wise and value-wise export performance of major items during July—September, 1985 and July—September, 1986 is at Annex-I and II respectively.

(b) Pakistan's imports during July—September, 1986 amounted to US $ 1,178.8 million as compared to US $ 1,314.0 million during the corresponding period of 1985 showing a decline of 10.3 per cent. The detailed statements showing quantity and value of imports of major items during July—September, 1985 and July—September, 1986 is at Annex III.

Annex I

EXPORT PERFORMANCE OF MAJOR ITEMS DURING JULY—SEPTEMBER, 1985-86 & 1986-87

(Value in million $)

Items	July—September, 1985-86	July—September, 1986-87	% Change
1	2	3	4
Rice	72.7	82.9	+ 14.0
Raw cotton	78.9	95.2	+ 20.7
Cotton yarn	63.1	80.3	+ 27.3
Cotton cloth	71.8	83.7	+ 16.6
Readymade garments	29.4	89.0	+202.7

1	2	3	4
Made up articles of textile (incl. towels)........................	37.7	72.6	+ 92.6
Tents & canvas and tarpauline..................................	7.2	6.8	— 5.6
Carpets, rugs and mats.......	26.9	35.0	+ 30.1
Art silk & synthetic textile..	3.5	19.2	+448.6
Leather...............................	35.9	42.2	+ 17.5
Fish & fish preparations.....	18.2	31.4	+ 72.5
Petroleum & petroleum products..........................	11.1	5.9	— 46.8
Others..................................	136.5	149.5	9.5
Total	592.9	793.7	+ 33.9

Annex II

EXPORT PERFORMANCE OF MAJOR ITEMS DURING JULY—SEPTEMBER, 1985-86 & 1986-87

(Volume of Exports)

Items	Unit	July—September, 1985-86	July—September, 1986-87	% Change
1	2	3	4	5
Rice...	M/Ton	264,547	275,281	+ 4.1
Raw cotton............................	M/Ton	83,582	145,731	+ 74.4
Cotton yarn............................	000 KG	35,158	46,556	+ 32.4
Cotton cloth..........................	000 SQM	164,063	181,249	+ 10.5
Readymade garments.............	000 Doz.	1,588	4,260	+168.3
Made up articles of textile (incl. towels)	—	—	—	—
Tents & canvas & tarpauline..	000 KG	4,046	4,054	+ 0.2

1	2	3	4	5
Carpets, rugs and mats...........	000 SQM	486	527	+ 8.4
Art silk and synthetic textile...	000 SQM	3,222	38,363	+1090.7
Leather..................................	000 SQM	3,654	3,838	+ 5.0
Fish & fish preparations	000 KG	8,292	9,650	+ 16.4
Petroleum and petroleum products...............................	M/Ton	44,399	48,152	+ 8.5

Source : F.B.S.

Annex III

STATEMENT OF IMPORT OF SELECTED ITEMS DURING THE PERIOD OF JULY—SEPTEMBER, 1986-87 AS COMPARED TO JULY—SEPTEMBER, 1985-86

(Value $ Million)

Items		Unit of Quantity	Quantity		% change	Value		% change
			July—Sept., 1985-86	July—Sept., 1986-87		July—Sept., 1985-86	July—Sept., 1986-87	
1		2	3	4	5	6	7	8
1.	Machinery excluding transport equipment	—	—	—	—	219.493	241.182	+ 9.88
2.	Petroleum and petroleum products	M. ton.	1,429,873	1,575,130	+10.16	309.087	138.065	— 55.33
	(i) Petroleum crude	M. ton	1,035,037	1,026,806	—0.79	217.780	90.134	— 58.61
	(ii) Petroleum products	M. ton	394,836	548,264	+38.85	91.307	47,931	47.51
3.	Chemical all sorts	—	—	—	—	155.068	182.322	+ 17.58
(i)	Plastic material	Mill. Kg.	18.066	28.779	+38.86	16.860	25.987	+ 54.13
(ii)	Fertilizer	M. ton	48,323	—	—	12.769	—	—
(iii)	Insecticides	Mill. Kg.	4.510	6.418	+42.31	35.585	53.502	+ 50.35
(iv)	Medicinal products	—	—	—	—	34.305	33.805	— 1.40
(v)	Other	—	—	—	—	55.549	69.028	+ 24.27
4.	Edible Oil	Mill. Kg.	218,096	248,867	+ 14.151	138.940	87.299	— 37.17
	(i) Soyabean Oil	Mill. Kg.	82.737	118.709	+43.48	60.292	50.748	— 15.83
	(ii) Palm Oil	Mill. Kg.	135.361	130.258	—3.77	78.654	36.551	— 53.53

1	2	3	4	5	6	7	8
5. Automotive vehicles	—	—	—	—	56.175	67.912	+ 20.89
(i) Car	—	7,198	6,700	—6.92	19.120	21.340	+ 11.16
(ii) Trucks and buses	—	288	604	+109.72	2.650	7.780	+203.91
(iii) Ambulances, Delivery vans, pick ups and station wagons	—	2,543	3,782	+48.72	11.860	15.660	+ 32.04
(iv) Others	—	—	—	—	22.635	23.132	+ 2.00
6. Wheat unmilled	M. Ton.	643,688	103,851	—83.87	107.174	20.899	— 80.50
7. Iron and steel	M. Ton	122,908	134,492	+9.42	50.759	40.646	— 19.92
8. Tea	Mill. Kg.	17.712	22.045	+24.46	30.043	36.252	+ 20.67
9. Paper and paper board and manufactured thereof	Mill. Kg.	26.998	40.994	+51.84	16.458	23.715	+ 44.09
10. Synthetic and artificial yarn	Mill. Kg.	4.039	4.841	+19.86	15.586	18.537	+ 18.93
11. Synthetic fibre	Mill Kg.	7.190	13.480	+87.48	10.574	18.801	+ 77.80
12. Professional Instruments (measuring & checking etc.)	—	—	—	—	17,675	15.476	— 12.44
13. Coal	M. Ton.	238,011	215,184	—9.59	16.679	12.624	— 24.31
14. Metal non-ferrous	M. Ton	—	—	—	9.220	12.968	+ 40.65
15. Milk & Milk food for infant	Mill. Kg.	10.370	5.575	—46.24	11.662	6.773	— 41.92
16. Tyres & tubes and other articles of rubber	—	—	—	—	8,840	11.214	+ 26.86

1	2	3	4	5	6	7	8
17. Tallow animal	Mill. Kg.	23.245	27.236	+17.17	11.398	9.357	— 17.91
18. Jute	M. Ton.	15,047	25,992	+72.74	7.221	5.951	— 17.59
19. Iron ore Agglomerated	M. Ton	256,682	264,423	+3.02	7.308	6.917	— 5.35
20. Rubber crude	Mill. Kg.	6.164	10.087	+63.64	3.756	6.160	+ 64.00
21. Sugar	M. Ton.	—	279,194	—	—	61.470	—
22. Aircrafts, ships, Boats & spares	—	—	—	—	4.808	25.572	+538.02
Others	—	—	—	—	106.845	128.696	+ 20.45
Total	—	—	—	—	1,313.975	1,178.808	— 10.29

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : میر علی نواز خان تالپور نے ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان سے ۶ تا ۸ جنوری رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب میر نبی بخش زہری نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۱۱ تا ۱۵ جنوری رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : صاحبزادہ محمد الیاس نے ناسازی طبع کی بنا پر ایوان سے ۱۵ جنوری یعنی آج کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب محمد اکرم خان بوسان بیمار ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے ۹ تا ۱۸ جنوری رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب زین نورانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

PRIVILEGE MOTIONS

Mr. Chairman: First privilege motion No. 5 is in the name of Mr. Javed Jabbar.

(i) *RE:* FAILURE OF THE GOVT. TO REVIEW THE HARDSHIP CASES OF PUNISHMENT UNDER MARTIAL LAW

Mr. Javed Jabbar: I ask for leave to move Sir, that the privilege of this House has been breached by the failure of the majority party in the Senate responsible for the Government of the country to fulfil, as per schedule, commitments made by the Prime Minister of Pakistan on the floor of this House on October 31, 1985 regarding the work of a special committee to review hardship cases of the Martial

Law period. The original time given for such a committee to review the constitution and hardship cases was up to June 30, 1986. Subsequently, it was said that this period was extended by a further 3 months up to September 30, 1986. It is now over 12 months since the Prime Minister made a solemn commitment. Yet the Committee has not made a single public announcement specifying the procedure by which affected people can seek redress as promised nor has the Committee made any public announcement on the progress of its work. On two previous occasions when I raised this very issue in the Senate in February 1986 and in July 1986 further solemn assurances were given on the floor of this House by Ministers that this Committee would soon fulfil its responsibility. Yet even these further assurances have not been fulfilled. Thousands of people were arbitrarily convicted and barbarically punished under Martial Law for exercising their universally recognized rights to their own political views. Hundreds of people are still in prisons serving long and harsh sentences imposed by Martial Law, the sentences commencing from the dates of conviction instead of the dates of arrest, thus depriving these people of priceless extra years of liberty. By failing to meet the deadline and by not inviting the public to approach it for redress the Committee, for which the Government alone holds the responsibility, has breached the credibility and the privilege of this House. I move that this matter be referred to the Privileges Committee.

جناب چیئرمین: اس نوعیت کی دو اور استحقاق کی تحریکیں ہیں۔ میرے خیال میں اگر ان تینوں کو اکٹھا لے لیں تو شاید مناسب ہوگا۔ ایک ہے جناب احمد میاں سومرو صاحب کے نام پر وہ تو ہیں نہیں، تیسری ہے جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کے نام پر مولانا صاحب آپ بھی سکو سنا دیں تو پھر تینوں کو اکٹھا ہی لے لیں گے یا آپ دونوں کی اکٹھی ہی لے لیتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: پرائم منسٹر صاحب نے سینٹ میں وعدہ کیا تھا کہ مارشل لا کے قیدیوں کے ہارڈشپ کیسز کے سلسلے میں ہمدردانہ کارروائی اور نظر ثانی کے لئے حکومت جلد اقدام کرے گی چنانچہ ۲۴ دسمبر ۸۵ کو اس سلسلے میں ایک آئینی کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا گیا جسے چھ ماہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کرنا تھی بعد میں اس کی مدت میں تین ماہ کا اور اضافہ کر دیا گیا۔ ستمبر میں یہ مدت ختم ہوگئی۔ لیکن ابھی تک اس رپورٹ کے دور دور تک کوئی آثار نہیں ہیں یہ صورتحال افسوس ناک ہے اور اس سے ایوان کی توہین ہو رہی ہے لہٰذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر غور کیا جائے۔

Mr. Javed Jabbar : Thank you, Sir.

[Mr. Javed Jabbar]

Sir, on admissibility the text of my privilege motion already contains the basic arguments but to define the relevance of privilege in this matter because it is a very sensitive issue 'privilege', I would like to invite your attention Sir, to chapter 11 page 177 where he states that the object of Parliamentary privilege is to safeguard the freedom, the authority and the dignity of Parliament. Then Sir, I request your attention to May's Parliamentary Practice chapter 10, page 143 where it states ;

"that any act or omission which obstructs or impedes either House of Parliament in the performance of its functions or which obstructs or impedes any member or officer of such House in the discharge of his duty or which has a tendency directly or indirectly to produce such results may be treated as a contempt even though there is no precedent of the offence." Sir, these I believe are two very strong arguments to consider this motion admissible and in conclusion I would simply submit Sir, that the unjustness of this omission by Government is evident, in the fact, that just three days ago a political leader of a political party undergoing a sentence imposed under Martial Law was flogged inside the Central Prison Karachi in utter violation of all democratic norms of decency and justice. It is an insult not only to the Government of the day but to the Parliament of the day that a political leader whether one agrees with his views or otherwise, was subjected to this most inhuman and degrading punishment. Similarly, Sir, one is flooded with letters every month from the prisons of this country beseeching our attention for redress and all that we can answer them is the fact that the Government has promised to do something.

Lastly, Sir, I would like to point out that in a country such as Argentina in South America where after years of military dictatorships a civilian government under Mr. Alfonsin took over, the head of the military government and the 'junta' were publicly tried, sentenced and punished. Now why is it that in our country where we are not even saying you should pick out a previous head of state or the current head of state. We are saying only give an opportunity to the people who, we believe, are innocent to be heard ; why is it that the government has sat over this issue for 14 months and made a mockery of democratic processes and of parliamentary sovereignty. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Maulana Kausar Niazi Sahib.

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین! جب آٹھویں آئینی ترمیم کی کاسٹ پر مارشل لاء اٹھانے کی باتیں اس ایوان میں ہو رہی تھیں تو وزیراعظم صاحب سے اس ایوان کے آزاد اراکین کا ایک وزیر ملا تھا اور اس وقت وزیراعظم صاحب نے یہ پختہ وعدہ کیا تھا کہ وہ مارشل لاء کے قیدیوں کی قید پر نظرثانی کرانے کیلئے مناسب آئینی اقدامات کریں گے۔ اس ضمن میں جو آئینی کمیٹی بنائی گئی اس کے بارے میں، میں نے پچھلے سیشن میں بھی ایک تحریک استحقاق پیش کی تھی اور اس وقت کے لا منسٹر جناب اقبال احمد خان نے یہ ایشورنس دی تھی وہ پوری رپورٹ تو نہیں لیکن اس کی انٹرم رپورٹ پندرہ دن کے اندر اندر پیش کر دیں گے تاکہ کم سے کم ان سیاسی قیدیوں کی کہ جو محض سیاسی نظریات کی بنا پر قید و بند کی صعوبتیں سہہ رہے ہیں تکلیف کا کچھ مداوا ہو سکے۔ پندرہ دن تو کجا آج چار ماہ ہو گئے لیکن وہ عبوری رپورٹ اب تک پیش نہیں کی گئی۔

دریں اثنا صورت حال جناب والا! مارشل لاء کے ہزاروں قیدیوں کے ضمن میں یہ ہے کہ جو لوگ اتنے اثر و رسوخ والے ہیں یا کوئی سیاسی manoeuvring کر لیتے ہیں اور اس وقت کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تک جن کی پہنچ ہے وہ تو رہا ہو جاتے ہیں۔ جیسے میں آپ کو مثال دوں گا کہ یہاں ایک پرنسپل ڈاکٹر کنیز یوسف تھیں جن کو لیبیا کنسپائریسی کیس میں سزا دی گئی تھی وہ باہر چلی گئیں وہ ہیڈ تھیں اس کیس کی۔ لیکن خواجہ خیرالدین صاحب کی مداخلت سے جناب صدر صاحب نے عفو اور درگزر سے کام لیتے ہوئے اسے تو معاف کر دیا۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں کہ کیوں معاف کر دیا گیا بھلے کر دیں لیکن جو کارکن تھے جیسے بیچارے کامران رضوی اس میں تھے وہ سالہا سال کی سزا پاکر قید و بند میں پڑے ہوئے ہیں اور اب وہ بیمار ہیں اور یہاں انہیں راولپنڈی لایا گیا۔ اسی طرح ملک غلام مصطفےٰ کھر جو اس ملک میں اہم پوزیشنوں پر رہے ہیں اور اس ملک میں ایک معزز سیاسی رہنما ہیں، محب وطن پاکستانی ہیں انہیں ایک ڈیکلریشن نہ دینے کی وجہ سے in absentia میں ۱۴ سال قید بامشقت کی سزا سنا دی گئی۔ اور نو سال کے بعد جب انہوں نے اس ملک میں قدم رکھا انہیں گرفتار کر لیا گیا اور اب وہ سخت بیماری کے عالم میں ہسپتال میں پڑے ہیں۔ ان کی ماں موت کے منہ میں ہے اور کوئی ایسی صورت نہیں ہے کہ وہ انصاف حاصل کر سکیں۔ اس لئے کہ وہ صدر صاحب کے سامنے رحم کی اپیل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ایک سیاسی حکومت کے لئے اس طرح کے سیاسی رہنماؤں کے ضمن میں آنکھیں بند کئے رکھنا بہت افسوسناک ہے۔ ہزاروں قیدیوں کو، دو سال ہو گئے سول حکومت قائم ہوئے، اب تک مارشل لاء کے ان کیسز میں ہم کوئی انصاف مہیا نہیں

[Maulana Kausar Niazi]

کرسکے۔ میں اپنے دوستوں کو صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ تاریخ سے سبق حاصل کریں۔ یہ دن ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ الٹتا رہتا ہے لوگوں کے اندر۔ کبھی عروج ہے کبھی زوال ہے۔ اگر آج انہیں عروج ہے کل زوال بھی آ سکتا ہے اور جو قید و بند آج ان کے مخالف سیاسی رہنماؤں کو ملی ہوئی ہے کل ان کو بھی مل سکتی ہے۔ اس لئے یہ تاریخ سے عبرت حاصل کریں اور اس سلسلے میں جو تساہل کی روش اختیار کئے ہوئے ہیں اس سے ازراہ کرم اب یہ تائب ہوں اور جلد سے جلد ایسے آئینی اقدامات کریں جس سے مارشل لا کے سزا یافتہ قیدیوں کو انصاف مہیا کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, in the privilege motion which has been moved by Senator Javed Jabbar an impression is sought to be created that there was some commitment on behalf of the Prime Minister. The words used in the privilege motion are 'solemn commitment'. It is also said that a deadline was given and by failing to meet the deadline the breach of privilege of the House has taken place. To clarify the situation Sir, I would like to refer to the speech of the Prime Minister which was made on the 31st of October 1985 in which the honourable Prime Minister stated as follows :

"تیسری چیز جو زیر بحث آ رہی ہے گزشتہ آٹھ سال کے دور میں مارشل لا کے وقت میں کافی گہما گہمی رہی ہے، کافی مارشل لاء ریگولیشنز جاری ہوئے ہیں اور یہ مارشل لا کے زیر سایہ انہوں نے اپنے اختیارات استعمال کئے ہیں تو دیکھنا یہ ہے کہ اگر ایسے کیسز جہاں کوئی زیادتی ہوئی ہو تو ان کے لئے بھی کوئی تدابیر کی جائیں تو وہ کام بھی اس کمیٹی کے حوالے کیا جائے گا کہ وہ بھی صحیح اقدامات تجویز کریں کہ یہ چیزیں کیسے redress specific ہو سکتی ہیں تو وہ سبجیکٹ میٹر بھی کمیٹی کے حوالے کیا جائے گا۔ ان تین references کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ پورا آئین کمیٹیز کے حوالے کروں گا وہ پورے آئین کا ایگزامن کریں گی اور جہاں بھی وہ سمجھیں کہ ترامیم کی ضرورت ہے بڑے شوق سے وہ اپنی تجویز ہمیں دے سکتی ہیں اور ہم ان چیزوں پر غور کریں گے۔

Now Sir, you will kindly note that there is no commitment, no solemn promise as indicated by the honourable Senator. The undertaking by the Prime Minister which was to be honoured was that that was a matter which would be referred to the committee and that was referred to the committee but there was no commitment as to what would be done and what would not be done. The commitment was that

that would be referred the committee and that would give recommendations. In accordance with this commitment Sir, the committee was constituted and the former Minister for Justice and Parliamentary Affairs held some meetings of the committee. This is a very delicate matter and decisions on this cannot be taken urgently as required. It may take some time to review all these matters to come to certain conclusions as to what should be done. This is actually opening a chapter extending over nine years of Martial Law and hundreds of cases are involved, several policy questions are involved and therefore to expect that the Government will take decision on it or the committee will take decision in a hurry or urgently, I think, is expecting too much. This matter is under consideration and decisions will be taken and this matter out of the matters referred to the committee will be given top priority.

I would also like to refer to the statement by honourable Senator Maulana Kausar Niazi where he referred to an undertaking by the former Justice Minister. He has not mentioned this commitment in the privilege motion; if he had done so I would have looked it up but I would say Sir, that according to the established parliamentary practice even an assurance given by a Minister on the floor of the House does not mean a breach of privilege and for this prupose Sir, I would refer you to page 237 of Kaul's Practice and Procedure of Parliament. Thirdly, Sir, this matter is not of any urgent importance because contrary to the impressions being given by the honourable Senators there is a remedy provided by the Martial Law Order No. 107 to the convictees of Martial Law. There is a procedure by which matters can be referred to the President and to the Governor under that order for review, and, therefore, a relief is there under the law. The question before the committee is how we can make it more effective, what further relief we can get. So it is not a matter of urgent importance. In view of all these Sir, I would submit that the privilege motion may kindly be ruled out of order.

Mr. Chairman: Could you kindly clarify one point. I have the terms of reference of the committee before me and they are :

(1) To examine Article 91 of the Constitution with a view to suggesting and amendment, if necessary, to the effect that the Prime Minister shall be a Muslim.

[Mr. Chairman]

(2) Whether the provincial autonomy guaranteed under the 1973 Constitution as existing before the 5th July 1977 was adversly affected by subsequent amendments etc.

(3) To suggest any other appropriate amendment in the Constitution ; and

(4) To indicate guideline, procedure and framework for review of cases of hardship decided during Martial Law.

So, it was not a question of reviewing the thousands of cases but it was to set up a framework and a procedure. This was the task of the committee and surely that should not have taken 12 months or 14 months or whatever you sum up. This is the point.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, any how the point is Sir, that this is a policy decision which has to be taken because several issues are involved. The question is whether it involves a breach of privilege and as I said the commitment of the Prime Minister has been carried out. The commitment made on the floor of the House was that he will constitute a committee, he will refer them this matter and he has done so.

Mr. Chairman: Sorry for interruption but the Senate record shows that after the assurances of the Prime Minister when this committee was set up there were at least on two occasions assurances given on the floor of the House by the Ministers dealing with this subject at that particular time. That is a different matter where you said that even assurances can be taken as breach of privilege or not.

Mr. Wasim Sajjad: If they have indicated the exact assurance I would have looked it up to see what was the exact assurance given by the honourable Minister but I would like to assure the members that this matter is under consideration of the committee and we will try and give an interim report as soon as possible on this matter.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, may I respond Sir.

Mr. Chairman: Yes please.

Mr. Javed Jabbar: I really regret the stance taken by the honourable Minister. Sir, he opens his argument by saying that there was no solemn commitment. I know of no other way to define solemnity and commitment other than the sheer fact that the Prime Minister himself, the Executive Head of the Government in this very House makes a statement. This was further preceded by discussions held face to face witnessed by at least 8 to 10 of my honourable colleagues in which we were specifically given this assurance that this was a "solemn commitment", therefore, that first argument is untenable. Secondly Sir, the time limit factor was very clearly spelt out and if my memory serves me right and my honourable colleagues will confirm me, 30th of June 1986 was specifically discussed and agreed upon. Thirdly Sir, the Justice Minister states that there is already a remedy available to those poor mites who are rotting in prisons. May I point out to him he being such a distinguished advocate of our judicial system that it takes not days, weeks, months but years to fight a single case. Is he suggesting that people who have already been deprived of liberty, of money, of property now set about finding a brilliant lawyer to hire who will go through the tremendous obstacle courses erected by our historic and fair judicial system. That Sir, is untenable. That exactly was the reason why we in the group of independents insisted on this condition in return for that regrettable support to that wretched piece of legislation called the 8th Amendment. I Sir, am absolutely revolted by the unwillingness of the Government to at least acknowledge publicly its failure on such a solemn thing. I very reluctantly agreed to support that piece of legislation called the 8th Amendment on the specific instance of justice for redress of cases under Martial Law. I was not concerned with the 9th Amendment. I was not concerned with any other issue; this alone converted my mind. Now, if the Government has retracted from a solemn obligation to which they insisted I put my signature, I reserve the right to withdraw mine. I tear up my commitment to the Eighth amendment. I withdraw any support that I have ever given to this, if this is the attitude of the treasury benches.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! یہ مسئلہ بڑی بنیادی اہمیت کا حامل ہے اور میں حکومت کے نمائندوں سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اس قومی اہمیت اور اس اصولی مسئلے کو محض ٹیکنیکلیٹز کا سہارا لے کر کے دفن کرنے کی کوشش نہ کریں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ صرف وزیر اعظم محترم

[Prof. Khurshid Ahmad]

کا اس معزز ایوان ہی میں اعلان نہیں بلکہ ایک تحریری بیان تیار ہوا تھا ان کے کہنے کے اوپر اور وزیر عدل اور اس وقت کے وزیر مالیات، یہ دونوں ہمارے ساتھ بیٹھے تھے اس agreed draft میں یہ تمام چیزیں جو میرے ساتھی جاوید جبار صاحب نے کہی ہیں ضبط تحریر میں لائی گئیں اور اس میں یہ بات بھی لکھی گئی تھی کہ یہ کمیٹی ۶ ماہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کر دے گی، یہ وقت کا تعین اسی لئے لیا گیا تھا کہ ہم خائف تھے اس بات پر کہ حکومت جب وقت پڑتا ہے تو وعدہ کر لیتی ہے لیکن اس کے بعد اس وعدے کا پاس نہیں کرتی اور ہمیشہ ہمیں یہ خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ ہم اس مسئلے کے اوپر غور کر رہے ہیں، مجھے پتہ نہیں کہ یہ غور کرنے کا کونسا طریقہ ہے کہ کبھی یہ حضرات نہ فیصلے کرتے ہیں نہ نتائج پر پہنچتے ہیں لیکن ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ غور کر رہے ہیں اسی لئے ہم نے اس وقت یہ شرط لگائی تھی کہ ۶ مہینے کے اندر اندر یہ رپورٹ آئے جیسا کہ آپ نے پڑھ کر سنایا اس کی ٹرمز آف ریفرنس بڑی کلیئر تھیں اس کے اوپر دو افراد نے اپنے دستخط کئے اور مجھے چونکہ یہ پتہ نہیں تھا کہ آج یہ تحریک استحقاق آ رہی ہے ورنہ میرے پاس اس کا ڈرافٹ موجود ہے اور اس میں یہ شق بھی موجود ہے کہ حکومت نے ان باتوں کو تسلیم کیا اس کے بعد وزیر اعظم نے یہاں آ کر اس قرار داد کی بنیاد پر تقریر کی اور ہم نے اپنی ترمیمات واپس لیں اور تعاون کیا۔

جناب والا! اگر سیاست نام اسی بات کا ہے کہ جب چاہیں آپ وعدہ کر لیں اور جب چاہیں آپ اس سے پھر جائیں، جب چاہیں آپ ایک اعلان کریں اور جب چاہیں آپ اس کو نظر انداز کر دیں، تو پھر اس ملک میں جمہوریت کے دن گنے جا چکے ہیں، جمہوریت نام ہی اس بات کا ہے کہ جو معاہدات ہوں جو ایگریمنٹس ہوں ان کا احترام کیا جائے اور یہ بات بڑی عجیب و غریب ہے کہ جناب وزیر عدل یہ کہتے ہیں کہ کوئی solemn assurance یا solemn promise نہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے اس undertaking کو honour کر دیا یہ عجیب و غریب کھیل ہے کہ ایک طرف کہتے ہیں کہ کوئی وعدہ ہی نہیں تھا، کوئی کمٹمنٹ نہیں تھی، دوسری طرف کہتے ہیں کہ ایک انڈرٹیکنگ تھی جس کو ہم نے آنر کر دیا، یہ انڈرٹیکنگ کو آنر کرنا اور یہ solemn commitment or solemn promise آیا یہ ایک دوسرے کا ترجمہ نہیں ہے۔ اس طرح آپ الفاظ سے نہ کھیلیں بلکہ حقائق کو face کریں اور حقائق یہ ہیں کہ اگر ایک حکومت نے کچھ وعدہ کیا ہے۔

اس ہاؤس کے اندر اسی کے معزز ارکان سے تو اس کا فرض ہے کہ اُسے پورا کرے اگر کسی وجہ سے وہ بروقت اسے پورا نہیں کر سکی تو اس کا فرض ہے کہ وہ آئے اور اس کو face کرے کہ یہ ہماری مشکلات ہیں اور اس کے بعد اگر کوئی دوسری انڈرسٹینڈنگ ہوتی ہے تو اس پر عمل کریں۔ ساتھ ہی میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اسکے اندر جو معاملات involved تھے ان کا تعلق اس ملک کے دستور سے بھی ہے کہ اس کا تعلق ان قیدیوں سے ہے، ان افراد سے ہے جنہوں نے سزائیں پائی ہیں اور ہم نے اس تمام بات کو اسی بنا پر مانا تھا کہ حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ان تمام چیزوں کو ریویو کرنے کا نظام بنانے کو تیار رہے۔ جیسا کہ جناب چیئرمین! آپ نے پڑھ کر سنایا، مقصد یہ نہیں کہ سارے کیسز کو وہ ایگزامن کرے، مقصد یہ تھا کہ وہ دستور اور خاص طور سے جو دستوری ترمیمات کی گئی ہیں ان کی روشنی میں ایک ایسا نظام بنا دے، گائیڈ لائنز بنا دے جس کے تحت اِن معاملات کو ریویو کیا جا سکے، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکومت ان تمام معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی اُسے صرف اپنی کرسیوں سے دلچسپی ہے عوام کے حقوق سے سیاسی وعدوں سے، اپوزیشن پارٹیز سے جو وعدے کئے جاتے ہیں ان کا احترام نہیں ہے تو یہ چیز دراصل اس ملک کے لئے اور اس نئے تجربے کے لئے بڑی مہنگی پڑے گی۔

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معاملے کو پریویلجز کمیٹی میں لے جایا جائے، اس پر غور کیا جائے اور اس کے بعد اس کا حل نکالا جائے۔ محض اس کو ٹالنا صحیح رویہ نہیں۔ شکریہ

Mr. Chairman: I think, he has a right too. Maulana Kausar Niazi.

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! فاضل وزیر عدل نے پہلے تو اس بات کی تغلیط کی کہ وزیر اعظم نے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا، غالباً وہ اس وقت سینیٹ میں نہیں تھے، اس لئے انہیں معلومات نہیں ہیں کہ وزیر اعظم صاحب کے ساتھ آزاد اراکین کی کیا باتیں ہوتی رہیں اس وقت وہ سینیٹ کے ممبر نہیں تھے ۔ اور ان پارلیز میں وہ شریک نہیں تھے، انہیں معلومات نہیں ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ آٹھویں ترمیمی بل کے ضمن میں صرف اسی لئے قبول کرنے کی ہم نے تلخ گولی نگلی تھی کہ اس سے رستہ نکلے گا ایک سول حکومت بحال ہونے کا اور عوام کی حقوق کی بازیابی کا۔ کہا گیا کہ سول حکومت کو کسی مخصوص آرڈیننس سے کسی نے

[Maulana Kausar Niazi]

بیل آوٹ کیا ہے، حقیقتاً اس آٹھویں ترمیمی بل سے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو اور تمام مارشل لاء اتھارٹیز کو پارلیمنٹ نے بیل آوٹ کیا ہے اگر ہم نہ کرتے تو خدا جانے کیا حشر ہوتا مارشل لاء اتھارٹیز کا اور تاریخ ان کا کیا حشر کرتی۔ بہرحال وہ اسی قیمت پر کیا گیا تھا کہ جو لوگ مظالم کا شکار ہیں اور مارشل لاء کے قیدی ہیں ان کو انصاف مہیا کیا جا سکے، جو کمیٹی بنائی گئی وہ اس ایوان کا حصہ ہے، اس ایوان کے اراکین پر مشتمل ہے اس ایوان کی پراپرٹی ہے، وزیر عدل نے یہ نہیں بتایا کہ تین مہینے جب بڑھا دیئے گئے، ستمبر میں اس کی مدت ختم ہو گئی تھی، تو کیا پھر کوئی توسیع اس کمیٹی کو دی گئی، کوئی اعلان کیا گیا۔ پریس کے ذریعے اس ایوان میں کوئی اطلاع دی گئی کہ اس کمیٹی کو مزید اتنی مدت دے دی گئی ہے، نہیں، ہر چیز در بطن شاعر ہے، کسی بات کا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی بات کو ایوان میں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں سول حکومت سے کہتا ہوں، خدا کے لئے وہ غور کریں، اتنی ڈھیلی اور اتنی نااہل سول حکومت اگر بنے گی تو لوگ سمجھنے لگیں گے کہ اس سے تو مارشل لاء بہتر تھا، میں اپنے دوستوں سے کہوں گا کہ اس ملک کے حال پر رحم کریں، جمہوریت پر رحم کریں اور اس ملک کو دوبارہ مارشل لاء کی گود میں نہ دھکیلیں، اگر ان کا یہی طرز عمل رہا، یہی کارکردگی رہی تو لوگ تو پھر یہی کہیں گے کہ اس سے نباش اول ہی بہتر تھا، تو میں یہ عرض کروں گا کہ واضح طور پر کمیٹی کے کام کے ختم ہو جانے کے بعد اس کی رپورٹ ایوان میں پیش نہ کرنا اس ایوان کا استحقاق ہے اور اس سے واضح طور پر ایوان کے پریویلج کی بریچ ہوئی ہے اور میں آپ سے یہ گذارش کروں گا کہ اس معاملے کو پریویلج کمیٹی کے زیر غور لایا جائے۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it appears that what I wanted to say was probably not very clearly said by me because it apparently had been misunderstood. I said that the commitment made by the honourable Prime Minister, the undertaking is contained in the speech which the honourable Prime Minister made on the 31st of October, 1985, and to remove any doubt, I have actually read the relevant extract from the speech and I further said Sir, that whatever the honourable Prime Minister had said was done. A committee was constituted and this matter was referred. I would also like to clarify Sir, that the committee constituted by the Prime Minister was not a committee of the House. It was a committee constituted by the Prime minister and the committee has been getting the extensions for its own

purposes from the Prime Minister. I also said Sir, that we don't want to avoid dealing with this matter. This matter is receiving the urgent consideration of the committee, and although the other questions are wider and will take more time but this is being treated as a matter of priority. So, that is what I wanted to say Sir.

As regards the verbal discussion's promise, reference to which was made by the honourable Senator, Mr. Javed Jabbar, I have seen that proposal which was signed by Mr. Javed Jabbar, Professor Khurshid Ahmad and certain other honourable members of this House, there is no reference as far as I can recollect, I may be wrong, there is no reference to this matter in that undertaking. That actually concerned with certain other matters which I would not like to deal with at this stage but as far as I can recollect very clearly Sir........................ *(interruption)*.

Mr. Chairman: I think, let him finish, that is not particularly relevant.

Mr. Wasim Sajjad: I don't recollect very clearly but anyhow Sir, as I said this committee is dealing with the matter. It is urgently dealing with the matter. It is not a question on which decision can be arrived at during the course of a day or a month. It requires re-valuation of a lot of things done during the Martial Law period and whatever decision will be taken will have far reaching consequences. But at the moment the remedy is available to the convictees of Martial Law under MLO 107. The petition lies to the President and to the Governor. So, it is not a matter of any urgent importance. As far as the admissibility of the motion is concerned and also as I have said although this matter was not directly referred to the assurance allegedly given by the then Minister for Justice as I said, Sir, this matter has not been referred to otherwise, I would have looked at it as to what it is. But even if the assurance was given I have already referred to page 234 of ' Kaul ' and there are several decisions Sir, by your goodself and by the Speaker of the National Assembly also that an assurance given by a Minister *per se* does not amount to a breach of privilege of the House and wrong impression created, I think, may be misunderstanding. It is not a committee of the House and the report, therefore,

[Mr. Wasim Sajjad]

will not come to the House. The report will be submitted to the Prime Minister to take decision whatever he thinks fit in the circumstances of the case, Sir.

Mr. Javed Jabbar: Point of Order, Sir. The Minister states that there was no reference made to the assurances given by the Prime Minister or the Minister. If he cares to look at the text of my privilege motion, there is a reference very clearly to assurances given by the Prime Minister as well as by Ministers on the floor of the House.

Mr. Chairman: That is correct.

Well, the entire record of this case is before me and I have studied it very carefully. I would not like to take up your time by recapitulating the history. The pertinent points have already been made. The sum and substance of the motion is that there has occurred a breach of privilege of this House due to non-fulfilment of the commitment made by the Prime Minister on the floor of this House on October 31, 1985, regarding the work of a special committee set up by him to examine among others certain aspects of the Constitution as I read them out to you from the terms of reference (of the Committee) and to suggest a procedure and framework for review of the hardship cases of the Martial Law period. This is what the two motions amount to. The special committee constituted by the Prime Minister was required to submit its report and recommendations initially by the 30th of June, 1986 and, subsequently, at the instance and at the request of the committee itself, this period was extended up to 30th September, 1986. Now, the movers of the motions (and this is really of partinence) contend that well over 12 months have elapsed (and I am quoting what is mentioned in the motions) "but the committee has not made a single public announcement specifying the procedure by which affected people can seek redress as promised, nor has the committee made any public announcement on the progress of its work."

Now, here in the motion also the movers do not seek that the cases should have been reviewed in this period of 12 or 14 months which have elapsed but they are simply referring to the procedure by which the affected persons could seek redress and this is really the sum and substance of the entire discussion. Now, this is also correct that one of the movers, I do not remember when Maulana Kausar Niazi raised his point, perhaps I was not here at that time — but I do

remember of a privilege motion moved by Mr. Javed Jabbar on a previous occasion. He agitated the same matter on a question of privilege. In the course of consideration of that motion, and in response to the criticism—and this might be of interest to the Minister for Justice — that the committee having not addressed itself to the task assigned to it during the first 40 days of its existence will find it impossible to complete it within the given time. The then Justice Minister — and I have his statement on record — had assured the House that the committee would, — now some of the words are very pertinent and I am quoting — "as far as humanly possible (this was the only qualification that he added) finalize its recommendations within the time and submit its report. Ruling out the motion, I had observed that as the 6 months time within which the special committee had to submit its report had not then expired, the motion in that sense was anticipatory at that stage. But, I had added that the privilege of the House would be breached if within six months the Committee did not deliberately produce a report to satisfy the House. Now, here again, I may underline the word *'deliberately'* which I had added in my ruling also finally."

Now, with regard to the member's contention that the committee has not made a single public announcement with regard to either the procedure for redress of the Martial Law cases or the general progress of its work, it will suffice to say that under its terms of reference, which I read out, the committee was not required to make any such public announcement. It was required only to submit its report within a specified time. Then Justice Minister is also correct that in the strictly technical sense it was not a committee of the House and its report was not supposed to come to the House as such. But the recommendations of the committee had to go to the Prime Minister and the Prime Minister had to take a decision within the time specified by him and with that recommendation somebody from the Government had to come back to the House to tell the House what that committee has done and what procedure or framework it is going to set up for the review and redress of the Martial Law cases. Now this contention, therefore, that the committee has not made any public announcement about its work, appears to have no force because it was not a part of their terms of reference. It is true, however, that the committee has failed to finalize its recommendations and submit its

report within the stipulated time and in the technical sense therefore, there is no doubt that there has been a breach of commitment. The commitment was, I have read out..................*(interruption)*.

Mr. Wasim Sajjad: The period was extended by the Prime Minister upto 30th June, 1987.

Mr. Chairman: True. But after the period was first extended there is no further report and we have not been told that the Prime Minister has agreed to further extend the time.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, he has extended upto 30th June, 1987.

Mr. Chairman: Well, the House is hearing this for the first time. I think, the privilege motion was moved much earlier than this and if further extension was given it should have been given in the House earlier and the House should have been informed of it. But in the technical sense there is a breach of commitment. Whether this failure — now this is something to be considered — on the part of the committee, constitutes a breach of the privilege of the House has to be next examined? This House has consistently held, which was just pointed out by the Justice Minister also, that ordinarily, and I emphasize the word 'ordinarily', an assurance made by a Minister on the floor of the House, if not implemented, will not amount to a breach of privilege unless it can be shown that there was *ab initio*, right from the begining, a deliberate attempt on the part of the Minister to mislead the House or that the subsequent failure to implement the assurance was the result of a deliberate and willful act of commission or omission. Now, in normal circumstnaces I would have adhered to this ruling for the reason that a number of exogenous factors — and I think, in one of the rulings I had spelled them out — impinge at the implementation stage on the resolution of practically all substantial issues making implementation difficult and uncertain within a rigid time-frame given in advance.

In the present case, however, the time within which the assurance had to be fulfilled was of the essence and an all-out efforts should have been made to redeem the same because on it hinged, as has been contented, the fate of scores of convicted persons who allegedly are suffering from continued denial of the right of appeal to a competent civil forum. Now, the idea was not the Martial Law Order 107 was known to everybody. There is a provision of appeal also in that

Martial Law Order to the President in certain cases and to the Government in other cases. But the object of what the House wanted was that a procedure should be adopted so that an appeal can lie to a competent civil forum. Now, this became particularly important after the lifting of Martial Law, the restoration of fundamental rights and the resulting surge in expectations from the new civilian set up and democratic Institutions including this House. I think what has been quoted here that is perfectly correct. In one of my previous rulings also I had referred to this very provision that an act though not tending directly to obstruct or impede the House in the performance of its functions if it has a tendency to produce this result indirectly by bringing the House into odium, contempt or ridicule or by lowering its authority, it constitutes a contempt, a contempt in this sense is a breach of privilege itself. Now deliberate inattention or deliberate delay in attending to such matters will simply mean leaving problems to be overtaken by time instead of trying to resolve them through a conscious effort of our own. Whether this failure on the part of the committee to produce its report has been deliberate or it can be attributed to reasons beyond its control the committee on its part having made a genuine and earnest effort to fulfil its assignment is a question of fact which can be determined by the Privileges Committee in the light of the work done by the committee and the evidence and circumstnaces attending the delay. For the aforesaid reasons, I hold the motion *prima facie* in order.

The next question for determination is whether in terms of Rule 62 of the Rules of Procedure and Conduct of Business of the Senate the matter should be examined by the House itself or be referred to the Committee of Privileges for consideration. The mover as a part of his motion has requested and he repeated it on the floor of the House that the matter be referred to the Privileges Committee. I think this was the request made by Maulana Kausar Niazi and Professor Khurshid Ahmad also. Now if they still have the same view and they still desire that it should be referred to the Privileges Committee, either one of the movers or any other member may move a formal motion to that effect.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman thank you. I move that this matter be referred to the Privileges Committee for consideration and reporting back to the House.

Mr. Chairman: *Prima facie* being in order the motion moved is :

"That this should be referred to the Privilege Committee."

(The motion was carried).

Mr. Chairman: I think the ayes have it, but if you want a debate here in the House it can be debated here also.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I would like a division on this.

Mr. Chairman: Right, but please understand the consequences then the matter will have to be debated in the House itself with all the facts and figures.

Mr. Javed Jabbar: The Chair has given a ruling.

Mr. Chairman: No. No. The thing is actually that what I have said in the ruling is, that it is a question of fact whether the committee has made a genuine effort and it was for reasons beyond their control that they have not been able to produce the report in time, in that case as I had said previously it would certainly hit the privilege of this House. But if they come to the conclusion that no this is not the case the committee has made every attempt in order to finalise the report and there were circumstances beyond the control of the committee in that case of course it would be a different situation. But since these questions of facts cannot be debated and determined in the House as a whole, the best course is to refer them to the Privileges Committee.

Mr. Prime Minister.

جناب محمد خان جونیجو (وزیر اعظم پاکستان) : سر! اسی کو انٹیجن پر غالباً ڈسکس تو پہلے ہی ہو رہی تھی کہ مارشل لا کے جو اس قسم کے کیسز تھے ان پر نظر ثانی کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیئے جب میں ہاؤس میں داخل ہوا تو یہ سوال زیر بحث تھا اگرچہ اس بارے میں تفصیلی پوائنٹ میں نے نہیں سنے لیکن آپ نے جس انداز میں رولنگ دی ہے اور اس موشن کو accept کیا ہے وہ آرڈر ہے اس ہاؤس کے ممبران کا پریولج بریچ ہوا ہے لیکن میں خالی ان مسائل

پر بات کروں گا جو غالباً اس ہاؤس میں پہلے ڈسکس ہوئے تھے کہ مارشل لا کے کیسز پر آئندہ فیصلے کرنے کے لئے کیا طریقہ کار اور راستہ ہونا چاہیئے۔ ہم نے ایک کمیٹی اپوائنٹ کی تھی اور کمیٹی وقتاً فوقتاً مجھ سے مہلت لیتی رہی ہے اس نے اور جنرل ٹائم سے زیادہ وقت لیا ہے آپنے اس موشن کو accept کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اس issue پر اس ہاؤس میں ڈویژن کے لئے میں ریکمنڈ نہیں کرونگا لیکن

let it go to the Privileges Committee and let the Privileges Committee do examine the whole issue and meanwhile I am also going to look into the whole issue that where the things are and why the things have been delayed? So, I would intervene into the whole affairs. Now, let it be referred to the Privileges Committee and let the Privileges Committee do examine the whole issue, and come back. At the same time I am also going to look into the whole issue myself because the object is that all those people who were sentenced in Martial Law cases should get some relief after the lifting of Martial Law by the civil government. So decidedly, normally this procedure is laid down if anybody who wishes to go and appeal to the Government, he is always welcomed to go and appeal for that and we are here to consider it. But in any way the question, the issue which is under discussion let the Privilege Committee examine the entire issue and come to the conclusion whether there has been any intentional error.

Mr. Chairman: This is exactly the point which has to be determined.

Mr. Muhammad Khan Junejo: This is the main thing.

Mr. Chairman: That is right.

Mr. Muhammad Khan Junejo: I think I will ask the Law Minister to withdraw that question which he has raised and let the Privileges Committee look into the issue.

Mr. Chairman: Thank you very much. We have another privilege motion also for the day, it is by Tariq Chaudhry Sahib. *(Pause)*..................

He is not here. We take up adjournment motions.

Haji Akram Sultan: Sir, the privilege motion moved by me is pending before us.

Mr. Chairman: It must be in the mill right now, when it matures it would be taken up. He has given it just now. It would require perusal, it cannot be taken up today but we will examine it.

Haji Akram Sultan: But sir, I had given it one or two days ago to the Secretariat.

Mr. Chairman: Right, we will look into it. This session would continue for quite some time and I think every body would have a chance of presenting whatever grievances he has.

جناب مولانا کوثر نیازی صاحب ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۲ آپ کے نام پر ہے۔

ADJ. MOTION ; *RE* : CONCERN OVER A SURVEY REPORT ABOUT THE RESIDENTS OF ISLAMABAD SUFFERING FROM MENTAL AILMENTS

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میری تحریک التوا یہ ہے کہ راولپنڈی میڈیکل کالج کے ایک حالیہ سروے میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام آباد کی ۴۵ فیصد آبادی نفسیاتی امراض میں مبتلا ہے یہاں کے رہنے والوں میں مایوسی، ذہنی معذوری، ذہنی انتشار اور منشیات کی عادت عام ہے۔ اس سروے سے پاکستان کے دارالحکومت کی جو تصویر اُبھر کر سامنے آتی ہے وہ سخت تشویشناک ہے۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر بحث کرنے کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed ? Are you opposing it Sardar Ghulam Muhammad Khan Mahar.

Sardar Ghulam Muhammad Khan Mahar: Opposed.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب شروع کریں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! یہ جو اسلام آباد کا سروے ہوا ہے جس میں تمام تر

بیوروکریٹس رہتے ہیں بڑے بڑے افسران اور وزراء رہتے ہیں اور وہ لوگ رہتے ہیں جو حکومت کو چلاتے ہیں ان کے بارے میں یہ بات کیوں آئی ہے میں اس میں نہیں جانا چاہتا کہ وہ نفسیاتی عوارض میں مبتلا ہیں ذہنی معذوری کا شکار ہیں یہ seat of power ہے اس لئے اسلام آباد کے بارے میں یہ کہا گیا ہے اور جو لوگ اس ملک کے اور اس نظام کو چلا رہے ہیں جو ان عوارض میں مبتلا ہیں تو پھر اللہ حافظ ہے ملک کا کیا بنے گا۔ میں اس بحث میں نہیں جاتا۔ میں صرف ایڈمسبلٹی پر بحث کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ بہت اہم ہے اگر کیپٹل کی یہ تصویر ہے تو پھر باقیماندہ ملک جو ہے وہ تو بدرجہ اتم ان عوارض میں مبتلا ہو گا۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ جو ملوک میں عادت ہوتی ہے وہی رعایا میں جاتی ہے جو حکام اور افسران میں امراض ہوں گے تو وہ پوری پبلک میں سرایت کر جائیں گے ۔.................. (مداخلت)

جناب چیئرمین: عادت اور بیماری میں ذرا فرق ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب یہ ایک سے زیادہ امراض ہیں جن کی نشاندہی اس میڈیکل سروے میں کی گئی ہے اور آپ یہ دیکھیں کہ یہ urgent public importance کا مسئلہ ہے اگر اس کی طرف توجہ نہ دی گئی تو بیرون ملک بھی یہ کہا جائے گا کہ ذہنی طور پر معذور لوگ اس ملک کو چلا رہے ہیں۔ اور وہ لوگ اس ملک کی بیوروکریسی پر قابض ہیں جو یہاں ذہنی انتشار اور منشیات میں مبتلا ہیں۔ اس لئے اس کا نوٹس لیا جانا چاہیے۔ یہ بہت ارجنٹ پبلک امپارٹنس کا مسئلہ ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ یہ ایک ڈیفینٹ ایشو سے ریلیٹ کرتا ہے۔ یہ شرط بھی یہ موشن پوری کرتی ہے۔ تیسرا یہ ہے

It shall be restricted to a matter of recent occurrence.

حال ہی میں یہ سروے رپورٹ منظر عام پر آئی ہے اور جونہی یہ سروے رپورٹ آئی میں نے یہ تحریک التوا آپ کی خدمت میں بھیج دی۔ پھر یہ کہا گیا ہے کہ

It shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session.

کسی سیشن میں یہ مسئلہ زیر بحث نہیں آیا اور پھر یہ کہ previously اس کے لئے کوئی ڈیٹ اپوائنٹ کی گئی ہو، کوئی نہیں کی گئی۔

[Maulana Ḳausar Niazi]

It certainly relates to a matter which is primarily the concern of the Government. بالکل اگر یہ گورنمنٹ کا کنسرن نہیں ہے تو پھر اور کون سا مسئلہ گورنمنٹ کی
It shall not contain arguments etc.
توجہ کا مستحق ہوگا۔ اور پھر
کوئی شق اس میں ایسی نہیں ہے جناب والا! کہ جو شرائط بیان کی گئی ہیں وہ یہ تحریک
التوا پوری نہ کرتی ہو۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا اور خاص طور پر اس صورت میں
جبکہ میں اسلام آباد فیڈرل کیپٹل کا نمائندہ بھی ہوں کہ اس ایڈجرنمنٹ موشن کو ایڈمٹ کیا
جائے تاکہ اس پر بحث ہو سکے اور ہم یہ دیکھ سکیں کہ اسلام آباد میں ۴۵ فیصد افراد کیوں ان
ذہنی امراض میں مبتلا ہیں۔ کیا وہ سیاسی پریشر ہے۔ کیا وہ حالات ہیں جن کی وجہ سے یہ
frustration پیدا ہوئی ہے اور لوگ ان امراض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب وسیم سجاد صاحب

Mr. Wasim Sajjad: Sir, firstly the adjournment motion moved by the honourable member is based on an assessment made by somebody and published in the newspaper. It does not establish as a fact that so many per cent *i.e.*, 45% are actually suffering from these diseases. It is an inference and this inference itself is based on a newspaper report. So, firstly Sir, my grounds of urging that this is not admissible as it is based on a newspaper report and not on facts.

Secondly Sir, it is not a matter of urgent public importance. It is not a matter of public importance. It is a matter in which somebody has drawn an inference which may be right or which may be wrong. In fact my own assessment is that it is wrong and 45 per cent do not suffer from any mental depression. But it is not a matter of urgent public importance. It is a matter in which somebody has made an assessment on the basis of certain criteria that he has adopted in which we do not even know the basis of that criteria. It is not primarily the concern of the Federal Government. Sir, people living in Islamabad are not all Government employees, and this particular matter relates to their private lives. It is not primarily the concern of the Federal Government. It is the concern of the people themselves. So, on that ground also Sir, it is not admissible. It is also a matter which contains

inferences and therefore it is hit by 71(g) of the Rules of Procedure of this House.

So, for all these reasons Sir, I would respectfully submit that it is not admissible.

Mr. Chairman: Thank you.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ کسی ایسے دوست سے جواب دلوایئے جو اسلام آباد میں رہتا ہو کہ اسی وجہ سے تو یہ جواب نہیں دیا جا رہا۔ میرے دوست میرے بڑے عزیز ہیں۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ میں نے اخبار کی بنیاد پر یہ موشن نہیں دیا۔ میں نے وہ سروے رپورٹ حاصل کی۔ اسے پڑھا۔ اس کے مرتب ہیں، ڈاکٹر مبشر حسن ہیں، ہمارے والے مبشر حسن نہیں، یہ بہت فاضل مبشر حسن ہیں۔

جناب چیئرمین: ماشاء اللہ وہ بھی کم نہیں تھے (مداخلت)

مولانا کوثر نیازی: وہ انجینئر وزیر خزانہ تھے۔ بہرحال ہمارے یہ جو ڈاکٹر مبشر حسن ہیں

(مداخلت)

جناب حسن اے شیخ: آپ والے جو مبشر حسن ہیں وہ کس کیٹگری میں آتے ہیں؟

مولانا کوثر نیازی: وہ بہت فاضل آدمی ہیں۔ اس ملک کے بڑے باعزت شہری ہیں، محب وطن شہری ہیں۔ وہ اسلام آباد میں نہیں رہتے۔ بہرحال میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ جو مبشر حسن ہیں جنہوں نے یہ رپورٹ دی ہے اور چھاپی ہے یہ حکومت کے باقاعدہ سرکاری ملازم ہیں اور ان کا ہمارے ہاں psychiatrists میں بہت اہم مقام ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ کسی ایک نے ایسے ہی دے دی ہے انہوں نے باقاعدہ ایک ٹیم بنائی، اسے گھر گھر جا کر کنڈکٹ کیا اور وہ سروے رپورٹ جناب والا! آپ ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے اندر انہوں نے باقاعدہ اس کا تجزیہ کیا ہے۔

دوسری بات جناب انہوں نے عجیب کہی ہے کہ یہ حکومت کا کنسرن نہیں ہے۔ جناب والا! یہ کیپٹل ہے۔ کسی صوبائی حکومت میں نہیں آتا۔ یہ مرکزی حکومت کے براہ راست زیر تحویل ہے اور اس کے بارے میں جو فاضل ماہرین ہیں انہوں نے یہ کہا ہے کہ پینتالیس فیصد افراد ذہنی امراض کا شکار ہیں اور وزیر صاحب کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اگر ہیں تو جائیں اپنا

[Mr. Hasan A. Shaikh]

علاج خود کرائیں اور وہ اپنی خود دیکھ بھال کریں یعنی اگر حکومت کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اپنی رعایا کے بارے میں غور و خوض کرے اور جو صورت حال پیدا ہوا اس کا ازالہ کرے تو پھر حکومت کا فائدہ کیا ہے اور یہ کہنا کہ یہ پبلک امپارٹنس کی بات نہیں ہے میں انہیں کیسے بتاؤں کہ جب سے یہ رپورٹ چھپی ہے اسلام آباد کی ہر محفل میں یہ زیر غور آتی ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک کا کیا بنے گا اسلام آباد کا کیا بنے گا۔ جو بظاہر بڑا حسین ہے لیکن اس کے اندر رہنے والے سیکرٹریز اور جائنٹ سیکرٹریز اور ایڈیشنل سیکرٹریز اور سینیٹرز اور وزراء ان سب کا یہ حال ہے جناب والا! میں گذارش کروں گا کہ یہ مذاق کی بات نہیں ہے بہت اہم ایشو ہے۔ ملک کے وقار کا اس پر انحصار ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ یہ رپورٹ یہاں زیر غور لائی جائے اور اگر حکومت اس رپورٹ کو چیلنج کرتی ہے تو میں یہ کہوں گا کہ پھر کیا وہ یہ ایشورنس دینے کو تیار ہے کہ ایک اور سروے کنڈکٹ کرائیں اسلام آباد کا اور اس کے جو نتائج ہیں وہ یہاں پیش کریں، ہم اس کو قبول کریں گے۔

جناب چیرمین : جناب وسیم سجاد صاحب

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیرمین! میں کچھ ایڈمیسبلٹی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیرمین : جی جی فرمائیے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیرمین! جو نکات محترم وزیر عدل نے اٹھائے ہیں۔ ان میں سے کچھ کا جواب تو محترم سینیٹر کوثر نیازی صاحب نے دے دیا ہے۔ میں آپ کی توجہ دستور کے principles of state policy کی طرف دلاؤں گا۔ جو دستور میں آرٹیکل ۲۹ سے لے کر آرٹیکل ۳۸ تک دیئے گئے ہیں اور جو اس بات کو متعین کرتے ہیں کہ فی الحقیقت حکومت کی ذمہ داری کیا ہے اور میں خصوصیت سے آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا اس چیز کی طرف کہ آرٹیکل ۳۸ میں جہاں ریاست کی ذمہ داریاں بیان کی گئی ہیں۔ کہا گیا ہے

The State shall—

(a) secure the well-being of the people, irrespective of sex, caste, creed or race, by raising their standard of living etc., etc.

اس کے بعد کہا جاتا ہے۔

(b) Provide for all citizens within the available resources of the country, facilities for work and adequate livelihood....

اس کے بعد کہا جاتا ہے

(d) Provide basic necessities of life, such as food, clothing, housing education and medical relief, for all such citizens, irrespective of sex, caste, creed or race etc., etc.

اگر ان تمام کا مطالعہ کیا جائے تو یہ سب متعین کرتے ہیں کہ فی الحقیقت حکومت کی ذمہ داری کیا ہے اور primarily دو وجوہ سے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اس لئے کہ ان تمام مسائل پر پورے ملک کے بارے میں اس کا کنسرن ہونا چاہیئے لیکن خاص طور پر اسلام آباد کے بارے میں اس کی یہ اولین ذمہ داری ہے اس لئے محض یہ کہہ کر کہ یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے وہ بھاگ نہیں سکتے ۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I think, I have been misquoted or every thing that I have said. First of all Sir, I did not say that this is not a matter of public importance. I said it is not a matter of urgent public importance. Secondly Sir, I had said that this is inferential. Surveys reports are always inferential and one survey report will differ from another survey report. It depends on the category of people surveyed, the kind of people surveyed and the persons surveying. I have a note about the competence of the gentleman who has compiled this report but I would say it is inferential, it is his inference on certain side, it is different from my inference, it may be different from the inference of many other gentlemen.

Then Sir, I have also submitted that it is not the Government responsibility. I said it is not primarily a Government responsibility and even the constitutional provisions which have been referred to by the honourable Senator, Professor Khurshid Ahmad say; that the Government will provide medical relief, 'yes' if somebody comes to us we will provide medical relief. We are fully concious of that responsibility. The question is not here of medical relief, the question here is of an inference drawn by a certain gentleman that 45 per cent of the population of Islamabad suffers from a certain mental ailment. Now, Sir, as I said the Islamabad population consists of Government

[Mr. Wasim Sajjad]

employees, non-Government employees, there may be several pressures on their minds, it may be pressures of job, it may be pressures of family, it may be pressures because of Islamabad which is different from other areas. There may be so many other reasons for it Sir, and it is an inference drawn by a certain gentleman. Article 38 Sir, was read by Professor Khurshid Ahmad it says :

> "the State shall secure the well-being of the people irrespective of sex, caste, creed or race by raising their standard of living, by preventing the concentration of wealth and means of production and distribution in the hands of a few to the detriment of general interest and by ensuring equitable adjustment of rights between employers and employees, and landlords and tenants."

Yes Sir, it is a principle of policy, it is a responsibility which under Article 30 ; (I quote).

> "30.-(1) The responsibility of deciding whether any action of an organ or authority of the state, or of a person performing functions on behalf of an organ or authority of the state, is in accordance with the principles of policy is that of the organ or authority of the state, or of the person, concerned."

It is the responsibility of that organ. So, this Sir, is not relevant. Medical relief shall be provided, if any person with a mental ailment comes to any Government hospital, I can assure the honourable gentleman, full care, full consideration, full treatment shall be given to that person but *prima facie* this is purely inferential, no basis in fact whatsoever.

Mr. Chairman: I think, one issue must be settled in advance that is that health is and remains the concern of the Government and cannot be taken out of the scope of their concern. So, from that point of view, there is nothing wrong with this particular adjournment motion. But as far the survey report is concerned that report, I believe, can be debated not through an adjournment motion but on the basis of a separate resolution or through some other motion. However, it is not the survey report that we are concerned with, but rather the contents or the findings of that survey report required to be considered and we

have to decide and we have to come to a judgement whether that report correctly represents the true state of affairs or not. On a previous occasion, when facts were in dispute I had given a ruling and I will quote it that "in such cases where facts are not admitted by government, members desirous to move the motion must adduce some further facts or authentic information to support the motion." Now beyond the survey report itself, no further evidence has come on record. An adjournment motion is also held inadmissible when facts are in dispute or when government disputes the facts stated in the notice of the adjournment motion and unless evidence can be adduced to the contrary the government version of the facts is ordinarily universally accepted. This was the previous ruling.

Now, with regard to the merit of the survey report, it must have been conducted by a very eminent psychologist but as the Minister for Justice has stated survey reports are by their nature inferential. It depends on the methodology employed; it depends on the size and representive character of the sample selected; it depends on the competence and knowledge of the persons who were conducting the survey to go a little further when it says that they are sufferings from psychological ailments. We have to define what are these psychological ailments? Today, there is a huge debate going on the world today over 'the efficacy and utility of the manner in which psychologists are treating the mentally sick people and I think one school of thought believes that most of the ailments are the creation of the psychologists themselves and there is nothing wrong with the state of mental health of the population as such. Now, in these anti-circumstances we do not really have a basis—a basis in facts, on which we can base the motion. Coming to the conditions for admissibility, I would agree with the mover that it is a matter of public importance; it can be debated whether it is of an urgent public importance or not but I think, we can accept the contention in the motion that it is a matter of public importance. A condition of admissibility also is that it shall relate to one definite issue; perhaps this can also be conceded to some extent but when it comes to the next condition that it should be restricted to a matter of "recent occurrence", then, I am afraid I will have to differ very considerably from the mover Islamabad has not been subjected to any trauma. It has not passed through any traumatic experience where all of a sudden on one particular day 45% of the people started suffering from psychological ailments. There is no such thing. If people

are indeed suffering from psychological ailments, then this whole phenomena must have developed over a period of time going back to 1960 when Islamabad was founded. It is something then which has happened over a period of time and is continuing to happen. So, it is not a matter which you can, under the rules, treat as a matter of recent occurrence. So, from these points of view I will hold the motion out of order.

The half an hour time that we had for adjournment motions, I think, is over although there are one or two other motions also: one is moved by Maulana Kausar Niazi on the PIA profits but I think the relevant Minister is also not present in the House today. So, they will have to be postponed to some other day.

Now, we come to the normal business.

The other day before we adjourned it was decided that further discussion on the motion moved by the Interior Minister that the law and order situation arising out of the recent unfortunate happenings in Karachi and its consequences should be discussed. There are three speakers whom we could not accommodate on that particular day and I would request them to take the floor one by one but kindly be brief.

Sardar Jam Tamachi Unar.

FURTHER DISCUSSION ON THE UNFORTUNATE HAPPENINGS IN KARACHI

سردار جام تماچی انڑ: شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں کراچی کے واقعات پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہوں، کل ہمارے وزیراعظم صاحب نے...... (مداخلت)

مولانا سمیع الحق: پوائنٹ آف آرڈر، جناب جن تین معزز اراکین کا نام لیا گیا ہے صرف وہ تقریر کریں گے یا کسی اور کو بھی موقع ملے گا کیوں کہ میں نے پہلے چٹ دی تھی اور گزارش کی تھی کہ مجھے بھی موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں میں نے دو دفعہ آپ کا نام پکارا لیکن بدقسمتی سے آپ تشریف نہیں رکھتے تھے۔

مولانا سمیع الحق: آپ نے پہلے مجھے دیکھ لیا ہوگا کہ نہیں ہوں اس لئے آپ نے مہربانی فرمائی۔

جناب چیئرمین: یہ بھی ہو سکتا ہے۔

مولانا سمیع الحق : تو آج جو صورت حال ہے وہ بھی ذرا مجھے بتا دیں کہ صرف مخصوص افراد ہیں دو تین یا ....

جناب چیئرمین : تین مخصوص افراد ہیں انہوں نے تقریریں کرنا ہیں باقی پھر وزیر داخلہ نے بحث کو ختم کرنا ہے ۔

مولانا سمیع الحق : حضرت میں نے پہلے دن درخواست کی تھی کہ میں ابھی کراچی سے آیا ہوں وہاں میں نے ۴ دن گذارے تھے اس بنیاد پر آپ کراچی کے افراد کو ترجیح بھی دے رہے تھے تو میں نے کہا میں اپنی گذارشات عرض کروں، پھر میں مسلسل دو دن انتظار کرتا رہا، آپ نے میرا نمبر بہت آخر میں رکھا، بدقسمتی سے میں اس وقت نہیں ہوں گا جب آپ نے میرا نام پکارا ہوگا۔

جناب چیئرمین : وہ لسٹ بھی ہمارے پاس ہے، آپ کا نام بیچ میں آرہا تھا لیکن بدقسمتی سے آپ تشریف نہیں رکھتے تھے اب اور بھی حضرات ہیں جو کہ اس بنا پر نہ بول سکے، مہربانی جناب تماچی صاحب ۔

سردار جام تماچی انڑ : جناب چیئرمین ! میں کوشش کروں گا کہ بہت مختصر تقریر کروں اور صرف وہ نکات بتاؤں جو بہت کم دھرائے گئے ہیں، کل ہمارے محترم وزیراعظم صاحب نے کراچی کی صورت حال پر قومی اسمبلی میں جو پالیسی بیان دیا وہ بڑا مدلل اور جامع تھا میں اس پر ان کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ہمارے وزیراعظم صاحب نے جن مشکل حالات میں اقتدار سنبھالا اور دو سال کے اس قلیل عرصے میں اپنی پوزیشن ملک کے اندر اور بین الاقوامی طور پر assert کرائی ہے اس پر وہ خود بھی زبردست خراج تحسین کے مستحق ہیں ان کا پانچ نکاتی پروگرام جس میں واقعی آپ کو ہر طرف ترقی ہی ترقی نظر آتی ہے، واقعی ہر طرف سکول عمارتیں، ہسپتال، سڑکیں اور بجلی نظر آتی ہے۔ لیکن ایک اور وعدہ جو انہوں نے فرمایا تھا ملک میں کرپشن کو کم کرنے کا، اس میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی، میں گزارش کروں گا کہ ان سارے واقعات وحالات کا جو پیش خیمہ ہے وہ کرپشن ہے باقی ملک میں، میں مانتا ہوں کہ کرپشن ہوگی لیکن سندھ میں میں سمجھتا ہوں کہ اس کی پرسنٹیج کافی زیادہ ہے، چاہے آپ گورنر ہٹائیں لیکن ان حالات میں میں کہتا ہوں کہ گورنر ہٹانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لوگ کہتے ہیں کہ وزیراعلیٰ کو ہٹا دیں اگر اس کو آپ ہٹائیں گے تو کسی فرشتے کو تو آپ نہیں لا سکتے جس کسی کو بھی لائیں گے تو یہ جو موجودہ

[Sardar Jam Tamachi]

مشینری ہے اور اس کے جو کرپٹ افسران ہیں وہ اس کو فیل کر دیں گے لہٰذا میری گذارش ہے کہ کچھ ایسے افسران جن کی شہرت خراب ہے اسی طرح کبھی نہیں کہ حکومت کی طرح in a haphazard way آپ ان کو نکال دیں بلکہ باقاعدہ سوچ بچار کر کے کچھ ایسے لوگوں کو ضرور نکالیں اس سے کافی فرق پڑے گا اور اگر آپ ایسا سوچیں کہ کوئی طبقہ ہمارے خلاف ہو جائیگا اور خدانخواستہ ہمیں حکومت چلانے میں کوئی دقت پیش آئے گی تو میں آپ کے توسط سے اپنے محترم وزیر اعظم سے گزارش کروں گا کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر عوام کی فلاح و بہبود میں کوئی ایسا قدم اٹھالیں تو آپ دیکھیں گے کہ لوگ بھی ہماری مدد کریں گے اور نیچر بھی ہماری سپورٹ کریگی اس سے ان افسران کی بھی دلجوئی ہو گی جو ایماندار ہیں اور اس سے ہمارا ایک اور مسئلہ بھی حل ہو جائیگا کیونکہ جو لوگ نکلیں گے ان کے پاس ٹیلنٹ بھی ہے اور ان کے پاس پیسہ بھی ہے، وہ لوگ انڈسٹری لگائیں گے اور انڈسٹری سے ہمارے ملک میں ایک revolution آجائے گا،

جناب چیئرمین! ایک نامعقول سی تجویز ہے، جس طرح فلپائن میں ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔ مداخلت

جناب نثار محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر،۔۔۔۔۔۔

سردار جام تماچی: میں اسی طرف آرہا ہوں، نثار خان صاحب میں اس طرف آرہا ہوں۔

جناب چیئرمین: اپنی تجویز کو نامعقول کہہ رہے ہیں تو آپ کو کیا تکلیف ہو رہی ہے۔ جناب go ahead۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! آپ کے پاس نامعقول تجاویز کے لئے وقت ہے، اور جو چار دن سے معقول تجاویز لئے پھر رہا ہے، اس کے لئے وقت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کسر نفسی سے کام لے رہے ہیں۔

سردار جام تماچی: جب تک آپ سکرین آوٹ ہی نہیں کریں گے، میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ آپ کتنے ہی محب وطن، کتنے ہی ایماندار کیوں نہ ہوں، آپ کو اس ملک میں اتنی کامیابی نصیب نہیں ہوگی، جناب چیئرمین! ایک اور تجویز ہے جو میں آپ کو دینا چاہ رہا تھا، کراچی میں جو پالیوشن کا [illegible] نہیں ہے وہاں پر لوگوں کا پریشر زیادہ ہے اس کا سبب وہاں پر پورٹ بھی ہے، میری گزارش ہے کہ بلوچستان جو کراچی سے سو پچاس میل کے فاصلے پر ہے وہاں پر کوئی نئی پورٹ بنانے کی تجویز ہو، یا کوئی ایسا پروگرام بنائیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی ایک تو ہمارے صوبے بلوچستان سے احساس محرومی والی بات بھی ختم ہو جائے گی اور لوگوں کا پریشر بھی divert ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین ! ایک اور تجویز ہے decentralization of administrative units

آپ دیکھیں کہ ہمارے پنجاب میں پچھلی حکومت نے میں کچھ ڈویژن کا کچھ اضلاع کا اضافہ ہوا ۔ اسی طرح بلوچستان میں بھی ہوا ہے ، لیکن سندھ میں آپ آبادی کے لحاظ سے دیکھیں وہاں صرف تین ڈویژن ہیں ، کراچی ، حیدرآباد اور سکھر ، وہاں پر کئی ایسے اضلاع ہیں جن کی آبادی ۱۶ سے ۲۰ لاکھ کے قریب ہے ، جناب والا ! یہ بہت ہی معقول تجویز ہے ، آپ اسی طرح سندھ کو دو تین اور ڈویژن دے دیں ۔ اور کچھ نئے اضلاع دے دیں تو اس سے بھی سندھ میں ہمیں ایڈمنسٹریشن سنبھالنے میں کافی مدد ملے گی ۔

جناب چیئرمین ! ایک اور تجویز انڈسٹرلائزیشن کے بارے میں ہے کراچی میں جیسے ہم نے لوزی آباد بنایا ، اس سے بھی ہمیں وہ نتائج نہیں حاصل ہوئے جن کی ہمیں امید تھی ، یا توقع تھی ۔ اسی طرح جس طرح ہم نے کراچی کو تھوڑا سا لمبا کر دیا ہے میری گذارش ہے کہ آپ سندھ میں یا پورے پاکستان میں جو پسماندہ اضلاع ہیں ان کو آپ فری زون کریں ، آپ دیکھیں کہ ایک سال کے اندر کس طرح انڈسٹری لگتی ہیں ، کس طرح بیروزگاری ختم ہوتی ہے ، پھر چاہے سارے پٹھان ہمارے پاس آجائیں تو ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی ۔ جناب چیئرمین ! آخر میں میں گذارش کروں گا کہ کراچی کے لئے "پرائم منسٹر ریلیف فنڈ" قائم کیا جائے ، اور اس کی ابتداء کرنے کے لئے میں اپنی ایک مہینے کی تنخواہ دینے کے لئے تیار ہوں تاکہ اس سے افتتاح ہو جائے ۔ باقی مجھے امید ہے کہ پرائم منسٹر صاحب جب کراچی جائیں گے تو اس مسئلے کو حل کریں گے جس کا انہیں پہلے ہی احساس ہے ۔ میرے ذہن میں اور کوئی نئی تجویز نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : بہت شکریہ ، جناب محمد اسحاق صاحب !

یہاں پر صحافی حضرات کے فائدے کے لئے یہ عرض کر دوں ، سویرے مجھے یہ شکایت ملی ہے کہ ہم اپنے بلوچ بھائیوں کو اپنے اخباروں میں بلوچی لکھتے ہیں ۔۔۔

جناب محمد اسحاق بلوچ ممبر : بلوچ بھائی نہیں ، ہمارے ہاؤس میں ابھی تک کسی کو معلوم نہیں ہے کہ بلوچ ہماری قوم ہے ، اور بلوچی ہماری زبان ہے ، ۱۱ تاریخ کو میں نے اس پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا ، مگر ۱۲ تاریخ کو جناب حسن اے شیخ نے پھر لفظ بلوچی کہا ہے ، اس کا مجھے افسوس ہے ، میں پھر دہراتا ہوں کہ بلوچ ہماری قوم ہے اور بلوچی ہماری زبان ہے ۔

جناب حسن اے شیخ : میں معذرت چاہتا ہوں ۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے ، ایک آپ نہیں اور بھی ہیں ۔

Mr. Chairman: No discourtesy was intended but I think there is a misunderstanding on this issue.

نوابزادہ شیخ عمر خان: میری بھی ایک عرض ہے میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔ عرض یہ ہے کہ ۱۱ جنوری کو میں نے کراچی کے متعلق جو تھوڑی سی تقریر کی تو شام کو ٹی وی پر میرے متعلق بتایا گیا کہ محمد عمر خان صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں، حالانکہ میرا نام شیخ عمر ہے، میرا تعلق مکران اور بلوچستان سے ہے ویسے ہم سب پاکستانی ہیں لیکن وہ اب فوت ہو گئے ہیں، ان کی جگہ میرا نام لینا قابلِ افسوس ہے۔ اسکی ذرا تصدیق اور تصحیح ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: نظریہ آتا ہے کہ خانوں سے قوم کو کچھ زیادہ محبت ہے، جناب محمد اسحاق بلوچ صاحب

جناب محمد اسحاق بلوچ: جناب چیئرمین! شکریہ آپ نے کراچی کے واقعات پر مجھے بولنے کا موقع دیا ہے اس کے لئے میں آپ کا احسان مند ہوں، جناب والا! مجھ سے پہلے متواتر ۶ تاریخ سے اس ڈیبیٹ میں مختلف دوستوں نے حصہ لیا، بہت اچھے بولے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ میں زیادہ اچھا بول سکوں گا یا میری تجویز یا میری رائے زیادہ موثر ہو گی لیکن میں کراچی کا نمک حلال کرنے کے لئے بولنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! کراچی کو اگر منی پاکستان کہیں یا اسے پاکستان کا دل کہیں تو اس میں کوئی شک نہیں ہے، کراچی مختلف اقوام کا شہر ہے، جہاں پر مختلف قومیں رہتی ہیں، مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، یہ کراچی کو کسی بدبخت کی نظر لگ گئی ہے کراچی امن امان کا گہوارہ تھا، مگر وہی کراچی ہے جہاں آج بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہے، حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مشرق میں ہو، مغرب میں ہو، شمال میں ہو، یا جنوب میں ہو، آپس میں مسلمان ہیں، سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک دھرتی پر رہنے والے مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے کیوں ہیں، جناب والا! یہ واقعہ اکتوبر میں رونما ہوا نومبر میں بھی ہوا، دسمبر میں بھی ہوا، چھ تاریخ سے اس پر بحث ہو رہی ہے، یہ بحث ابھی مکمل نہیں ہوئی کہ دو دن پہلے دو بچیوں کا واقعہ ہوا، ہمارے سر شرم کے مارے جھک گئے ہیں، کس طرح ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، ہمارے لئے شرم کی بات ہے، مسلمان تو وہ ہوتا ہے جو چاہے کوئی کافر ہو اس کی عصمت عزت اور غیرت کا محافظ ہوتا ہے۔ ہم کیسے مسلمان ہیں ایک دھرتی پر ہوتے ہوئے ہم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں، جناب والا! جہاں تک سہراب گوٹھ کا واقعہ ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے سہراب گوٹھ میں پچھلے ۲۰ سال سے منشیات کی سمگلنگ کا کاروبار ہو رہا ہے آپریشن کلین اپ جو کیا گیا، اس کا مقصد یہ نہیں کہ اس کو بلڈوز کیا جائے، کتنے دکھ کی بات ہے کہ وہاں پر خواتین کی جو بے حرمتی ہوئی ہے،

میرے خیال میں اس میں بہت حد تک زیادتی ہوئی ہے، جہاں تک کرپشن کا تعلق ہے، کراچی میں ہر تھانہ بکتا ہے، بولی لگتی ہے، صاحب کورنگی کے تھانہ کا ۵ ہزار روپیہ، نارتھ ناظم آباد کا ۲۰ ہزار روپیہ ہے، نیپئر روڈ کا ۱۶ ہزار روپیہ ہے، یہ تھانے بکتے ہیں، جب تک جرائم کو اوپر سے نہ کاٹا جائے یہ جرائم ختم نہیں ہوں گے کراچی کے لئے آئندہ لائحہ عمل کیا ہونا چاہیئے، اس پر صبر و تحمل سے ایک منصوبہ بنا کر عمل کیا جائے تاکہ کراچی میں آئندہ ایسی بربریت نہ ہو۔ ان الفاظ کے ساتھ میں جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ و آخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العالمین۔

جناب چیئرمین: جناب نوابزادہ عنایت خان۔

نوابزادہ عنایت خان: جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے کراچی کے موجودہ واقعات پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ جناب والا! کراچی شہر تمام پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور ایسی جگہ پر واقع ہے کہ حکومت پاکستان کا اندرون ملک اور باہر کے سارے کاروبار کا دارومدار اسی شہر پر ہے۔ تقسیم سے پہلے اس کی آبادی دو یا تین لاکھ تھی لیکن اس وقت اس کی آبادی ۸۰ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اس میں مختلف قومیں آباد ہو چکی ہیں۔ صرف اس لئے کہ وہاں روزگار کا کاروبار تھا۔ اور مہاجر جو ہندوستان سے آئے تھے وہ بھی اسی خیال سے یہاں آباد ہو گئے کہ یہاں پر کاروبار ہے اس لئے وہاں پر سب سے زیادہ لوگ آباد ہو گئے۔ لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ چالیس سال گزر گئے ہیں وہاں پر اب بھی ایسی آوازیں آرہی ہیں کہ یہ مہاجر ہے یہ پٹھان ہے یہ بلوچ اور یہ پنجابی ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے وہاں جو لوگ چالیس سال سے رہائش پذیر ہیں اور ان کے پڑپوتے بھی پیدا ہو گئے ہیں اس وقت ہم ان کو مختلف قوموں سے نہیں پکار سکتے، وہ ایک قوم ہیں اور محب وطن پاکستانی ہیں۔ وہاں پر یہ جو واقعات ہوئے ہیں اس کا انحصار ہمارے خیال میں ان لوگوں کی غفلت پر نہیں ہے بلکہ یہ سندھ گورنمنٹ کی غفلت ہے اس لئے کہ جب یہ واقعات ادھر ہو رہے تھے تو ادھر انہوں نے یہ پروگرام بنا لیا کہ ہم سہراب گوٹھ کا کلین اپ کریں گے تو انہوں نے یہ کیوں نہ سوچا کہ یہ کس وجہ سے یہ ہوا ہے ہمارے معزز ساتھی ممبران میں سے کوئی کہتا ہے کہ وہاں منشیات کا سلسلہ تھا کوئی کہتا ہے کہ وہاں سمگلنگ کا کاروبار تھا۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ، میرا ان سے اتفاق ہے میں ان کی مخالفت نہیں کر رہا ہوں لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سندھ گورنمنٹ کیوں اتنی غفلت میں پڑی رہی۔ یہ کاروبار ایک دن میں تو نہیں بنا ہے یہ تو دس، پندرہ، بیس سال کا سلسلہ ہے۔ تو اس عرصے میں ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ

[Nawabzada Anayat Khan]

یہاں کیسے چیزیں ہو رہی ہیں ۔ انہوں نے ایسے موقع پر یہ چیز اٹھائی کہ جس وقت ہماری سرحدات پر ہندوستان کی فوجیں پڑی ہوئی ہیں ادھر سے افغانستان میں لڑائی ہو رہی ہے ، روس بر سر پیکار ہے اتنی مصیبتوں کے باوجود اندرون ملک کوئی پارٹی کیا کہہ رہی ہے کوئی کیا کہہ رہی ہے ولی خان کیا کہہ رہا ہے جتوئی صاحب کیا کہہ رہے ہیں ۔ تو ایسے وقت میں ان کو یہاں کلین اپ کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی ۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے زیادتی کی ہے اور جلدی کی ہے ۔

دوسری میری عرض یہ ہے کہ جو سہراب گوٹھ کا کلین اپ ہوا ہے اسے بلڈوزر کر دیا گیا اس سے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے ۔ ایک چھوٹی سی مثال ہے کہ ایک شخص بڑا سخت جوے باز تھا ۔ اس کی بیوی تنگ آ گئی کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ روزانہ لیٹ آتا ہے ۔ وہ اسکو منانے کے لئے گیا اس نے پلے کارڈز لئے اور کہا کہ بس میں نے جوئے سے توبہ کر لی ہے اور میں ان کو آپ کے سامنے جلائے دیتا ہوں ۔ اس کی بیوی کو یقین آ گیا کہ شکر ہے کہ انہوں نے توبہ کر لی ۔ دوسرے دن وہ بازار گیا دوسرے کارڈز لے لئے اور پھر اپنا دھندہ شروع کر دیا ۔ اس طرح اس سے یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس جگہ کا کلین اپ کر دیا اور تین چار سو یا ہزار مکانات گرائے اور بس اس سے سلسلہ ختم ہو گیا ۔ ہم اسے کلین اپ کہتے ہیں لیکن وہاں کے جو کاروباری لوگ تھے ان کا انہوں نے کیا بندوبست کیا ہے ان میں سے کس کس کو انہوں نے پکڑا ہے اور کس کس کو انہوں نے جیل بھیجا ہے اور کس کی باز پرس ہو رہی ہے کچھ بھی نہیں ہوا ۔

میری تیسری عرض یہ ہے کہ وہاں سے چیف منسٹر چلا جائے تو اس کا سلسلہ صرف چیف منسٹر تک تو نہیں یہ ایڈمنسٹریشن ہو ہے وہ تو اور لوگ چلاتے ہیں جیسے پولیس کے افسر ہیں ، ڈپٹی کمشنر یا کمشنر ہیں یا اور لوگ ہیں یہ کلین اپ تو ان کا ہونا چاہئے چیف منسٹر تو صرف ایک سیاسی لیڈر ہے اس کو ہم مصلحت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں ہم اس کو اثر و رسوخ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں ۔ باقی ایڈمنسٹریشن کے تو وہ لوگ ہیں انہیں ابھی تک کسی نے پوچھا تک نہیں ہے ۔

چوتھی بات میری یہ ہے کہ ہمارے ساتھی بول رہے ہیں کہ قبائلی سمگلنگ کر رہے ہیں اس میں منشیات ہے فلاں ہے فلاں ہے ۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کے ذہن میں لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت افغانستان میں ایک لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین پر یہ افیون بوئی گئی ہے وہاں سے جو چیز آ رہی ہے وہ قبائلی تو نہیں لاتے ہیں ۔ اس کے لئے بہت منظم گروہ ہیں ۔ اور منظم طریقوں پر یہ چیزیں یہاں پہنچتی ہیں اور پھر یہاں سے کراچی پہنچتی ہیں ۔ اس میں صرف آپ قبائلیوں کو blame کریں کہ یہ دھندہ کر رہے ہیں تو یہ ناانصافی ہے ۔ جہاں تک ہیروئن کی فیکٹریوں کا تعلق ہے پچھلے سال ہم نے سب کو جلایا ، سب کو

جرمانے کئے، سب کے گھر ہم نے جلائے اور بہت سخت ہم نے سزائیں دی ہیں۔ ان کے ذہن میں فیکٹری بہت بڑی چیز ہے۔ لیکن یہ فیکٹری نہیں ہے۔ ہیروئن کے لئے صرف دو دیگچوں کی ضرورت ہے اس میں سے ایک میں پانی ڈال کر دوسرے میں boil کرنا ہے یہ تو چھاجر بھی کر سکتا ہے ہر ایک آدمی اپنے گھر کے اندر کر سکتا ہے اس کے لئے فیکٹری کی ضرورت تو نہیں ہے یہ صرف دو دیگچے ہیں ان کو آگ پر رکھ دو تین چیزیں ملا کر opium کے ساتھ ہیروئن بنتی ہے۔ یہ ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ یہ چیزیں قبائلی علاقے میں بنتی ہیں اور وہاں سے یہ آتی ہیں یہ رہاں بالکل نہیں ہیں ہم نے ان کو strictly بند کیا ہے اور اس پر ہم نے حکومت سے وعدہ کیا ہے اور فل سپورٹ دیا ہے کہ جو اور جس کے پاس یہ چیز آجائے اس کے گھر کو اس کو آپ ڈیمالش کر سکتے ہیں اور اس کو سزا دے سکتے ہیں۔

پانچویں بات یہ ہے کہ ہمارے لوگ جو ہیں یا ساتھی جو ہیں قبائلیوں کو بدنام کر رہے ہیں یہ ٹھیک ہے کہ کچھ قبائلیوں کے weak point ہوں گے جس پر وہ بدنام ضرور ہیں لیکن ان کے جو اچھے points ہیں وہ ابھی تک کسی نے نہیں لئے ہیں۔ جناب والا! آپ کو خود پتہ ہے کہ ۱۹۴۸ء میں کشمیر پر حملہ ہوا تھا تو وہاں پر کون لڑے تھے صرف قبائلی تھے۔ ابھی تک ہماری لاشیں برف کے نیچے دبی ہوئی ہیں کسی نے آج تک انہیں یاد نہیں کیا اور یہ جو اب آج کشمیر اور پاکستان دیکھ رہے ہیں یہ ان قبائلیوں کا خون ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں ان سنگلاخ پہاڑوں میں ختم کر لیں اور آپ کو بقا دے دی یہ تو کوئی یاد نہیں کرتا ہے اس وقت جو آپ کے بارڈر پر جو رینجرز ہیں جو آپ کے محافظ ہیں وہ بھی قبائلی ہیں کون ادھر بیٹھے ہیں وہی ریگستانوں میں، وہی سرد اور گرم موسموں میں قبائلی پٹھان ٹھہرے ہوئے ہیں۔

چھٹی بات یہ ہے کہ افغانستان میں آٹھ سال سے جو یہ مصیبت گزر رہی ہے وہاں پر جو یہ بم گرتے ہیں جو یہ مصیبتیں آتی ہیں اب خود گورنمنٹ نے دو سو سے زیادہ شکایات افغان گورنمنٹ سے کیں کہ ہماری حدود میں کیوں بم گراتے ہو، کیوں بے گناہ لوگوں کو مارتے ہو۔ تو وہ بے گناہ لوگ ہم اور تو کوئی نہیں ہے۔ کون سیٹلڈ ایریا کا آدمی اٹھا ہے جس نے کہا ہو کہ میرے قبائلی بھائی ادھر مرتے ہیں اور میں بھی ان کا ساتھ دوں گا۔ کون آیا ہے ہماری تیمارداری کے لئے۔ صرف اخبار میں چھوٹا سا بیان دینے کے لئے کہ ہماری ان کے ساتھ ہمدردی ہے یا ہم ان کو پوچھیں گے؟ کوئی بھی ہمیں نہیں پوچھتا ہے لیکن ہم نے آٹھ سال اسی طرح گزارے ہیں جس طرح افغان لوگ لڑ رہے ہیں اسی طرح ہم نے ایک

[Nawabzada Anayat Khan]

مورچے میں گزارے اور ابھی بھی گزار رہے ہیں اور انشاءاللہ ہم یہ سر کریں گے یہ نہیں کہ ہم ڈرنے والے لوگ ہیں۔ ہم بہادر لوگ ہیں اور ہم لڑائی جانتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ لڑائی کریں گے۔

اب رہا کراچی کا سلسلہ یہ سلسلہ لیڈروں کی speeches سے نہیں بنتا ہے اس لئے کہ ہر لیڈر کا اپنا مقصد ہوتا ہے ہر ایک معاملے میں، ہر ایک لیڈر کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ یہ رسی میں اپنی طرف کھینچ لوں اور یہ رسی میری ہو جائے۔ یہ مسئلہ speech سے یا لیڈروں کے آنے جانے سے حل نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ مسئلہ جرگے کی مصالحت سے حل ہوتا ہے اور جرگہ جو ہے صرف قبائلی جانتے ہیں۔ میں دعوی سے کہتا ہوں کہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا یا مصالحت کرانا قبائلیوں سے زیادہ کوئی بھی نہیں جانتا ہے۔ تو جناب چیئرمین صاحب! میری یہ مخلصانہ تجویز ہے کہ قبائلی جو ایم این اے ہیں یا سینیٹر ہیں ان کا ایک وفد بنا کر گورنمنٹ کی سہولتیں دے کر ان کو بھیج دیں کہ ہم مہاجر اور پٹھانوں کے درمیان بیٹھ کر پہلے یہ چیز معلوم کریں کہ آپ خفا کس بات پر ہیں اس کے بعد ہم آپ کو ایسا پروگرام دیں گے کہ اس پر ہم دونوں کی صلح کرائیں گے اور ایک کامیاب طریقے سے آپ کو اس واقعہ سے نجات دلائیں گے۔ میری یہ تجویز ہے کہ آپ ان کو بھیجیں اور یہ گورنمنٹ کے حق میں ہوگی اور ہم دعا کریں گے کہ خدا اس کو کامیابی سے سرانجام دینے میں مدد دے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اس تقریر کے ساتھ اس تحریک پر بحث ختم ہوئی ہے۔ وزیر داخلہ صاحب سے درخواست ہے کہ اگر وہ بحث کو اختتام تک پہنچانا چاہیں تو ارشاد فرمائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
جناب جاوید جبار صاحب۔

جناب جاوید جبار: یہ ہمیں بتایا جائے کہ وزیر داخلہ صاحب ایسے اہم موضوع پر کیسے ڈیبیٹ کو (sum-up) کریں گے جبکہ انہوں نے اب تک کراچی شہر جانے کی زحمت نہیں کی ہے۔ آخر پارلیمنٹ کے وقار کا وہ کچھ تو احترام کرتے۔ اگر اس بحث سے پہلے نہیں جا سکتے تھے تو اس بحث کے دوران ہی چلے جاتے، جیسے کہ میں کل کراچی میں حاضر ہوا تھا، میں نے ان شہریوں سے باتیں کیں۔ کراچی کے ایک حصے کا بھی دورہ کیے بغیر وہ کس بنیاد پر ہماری مختلف تجاویز کا جائزہ لیں گے اور اگر آپ تجاویز کا حساب لگائیں تو قومی اسمبلی اور سینیٹ میں اب تک کوئی ۲۵ سے ۳۰ تک تجاویز ہوگئی ہوں گی۔ قومی اسمبلی کے سمنگ اپ میں ایک بھی تجویز پر

انہوں نے عملی اقدام کا اعلان نہیں کیا۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ سمنگ آپ سپیچ سے پہلے یہ ارادہ رکھیں کہ کراچی کے ہنگامہ خیز حالات کو درست کرنے کے لئے کچھ عملی بات کریں۔ کیونکہ کل جو میں نے حالات دیکھے ہیں تو کراچی میں یقین مانیں جناب چیئرمین! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ عورتیں ہمارے پاس آئیں اسی گھر میں جہاں ان دو لڑکیوں کو قتل کیا گیا انہوں نے کہا آپ ہمیں زہر دے دیں۔ جاوید صاحب آپ واپس جائیں کیونکہ ایک تو ہمیں اسلام آباد کا اسلام نہیں چاہیئے۔ آپ کے وزیر داخلہ کی تقریر نہیں چاہیئے۔ آپ زہر لائیں تاکہ ہم اپنی بیٹیوں کو دیں تو وہاں تحفظ بالکل نہیں کیونکہ میرے جانے کے وقت ہی آئی جی پولیس صاحب حاضر ہوئے۔

جناب چیئرمین: یہی باتیں آپ نے شروع میں بھی کہی تھیں۔ آپ ان کو سن لیں پھر اس کے بعد جو کچھ ہے......

جناب جاوید جبار: کیا کہا انہوں نے قومی اسمبلی میں؟

جناب چیئرمین: آپ ان کو سن تو لیں۔ جناب وزیر داخلہ صاحب۔

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (Minister for Interior): Sir quite frankly and honestly I don't know how to begin what to say and what not to say. Really I would just quote a persian couplet;

مرا دردیست اندر دل
اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم
کہ مغز استخواں سوزد

میں جناب والا جاوید جبار صاحب کی تنقید اور ان کے نقطۂ نظر کی قدر کرتا ہوں۔

I have great respect and admiration for the honourable member. I can assure him that though I am sitting here in Islamabad yet I can tell him this much that I am fully posted with what is happening in Karachi. I have not excluded the Central Government from the responsibility of what is happening in Karachi. I have said that today both in the Centre and in the provinces we have a Muslim League Government. But I would very respectfully bring to the notice of the honourable member that though I accept this responsibility, let him understand clearly that law and order is the primary and primarily the responsibility of the

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

Provincial Government and the Centre can act in two capacities, in advisory capacity if our advice is asked for or we can help them if our help is asked for and I assure the honourable member that as far as help is concerned, the Central Government, the Ministry of Interior has seen to it that every demand of the Sind Government has been met in to to. You see Sir, by merely going there I don't know what I could achieve, the President went there, the Prime Minister went there but the command remains with the Provincial Government and with the Provincial Chief Minister who is also the Minister for Interior there. So, by merely going there I could not contribute anything towards improving the situation, may be that my presence may have been misunderstood. However, I assure him that it has been decided that the Prime Minister and some members and we are going to analyse the situation and see what preventive measures can be taken so that a holocaust of this type does not happen in Karachi and does not spread because a thing like that can be very contagious Sir, therefore, with profound appologies to my honourable member it has not been that I was afraid, let me assure the honourable member that my body is riddled with bullets, I have faced situations far more dangerous than the happenings in Karachi. So, it was not from that angle that I did not go there but quite frankly and honestly I believe that I could not contribute positively towards the solution of the problem and that was the reason I did not go there. He also referred to the presence of the Chief Ministers of the Frontier and the Chief Minister of Baluchistan, well let me tell the honourable member that they were invited to go there so they did that at the invitation of the honourable Chief Minister. I hope, he would understand and not attribute that my not going there is due to either neglect of duty or that I have been quite oblivious of the happenings in Karachi.

Sir, as I have said that the happenings in Karachi has not only grieved us or hurt us as Government but as human beings. Sir, as a nation I feel ashamed of what has happened there. Let us not apportion blame towards the incompetence of A or B. Let us say that the Government was imcompetent but does it behave as human beings, does it behave a brother to do such shameful acts towards one another. Sir, that is beyond my conscience, that is beyond my sense, I can not explain it how such bestialities can be committed not by a foreign power not by an alien race, not by some different religion but by one

brother against the other brother. What hurts me more that today somebody in my presence once sometime ago referred with contempt to Mohajir. I said, "you are insulting your religion because the greatest Mohajir was our beloved Prophet (may peace of God be upon him)." But in Karachi Sir, the Pathan is as much a Mohajir as somebody who has come from across may be. I admire the Mohajirs who have come from India as somebody said that it was their vote, the vote of the minority provinces that voted almost hundred percent for Muslim League but they came for the sake of religion but the pursuit of Rizq-i-Hilal also comes within the same category as some poor Pathans who do not find labour in their own Province and they go to Karachi to find labour. It is also a Rizq-i-Hilal in pursuit of which they have gone and they are also as much Mohajir in Karachi as those who have come from across from India.

Sir, some honourable members have said that we have not taken notice of their suggestions. Let me assure them that I have listened and I have been present through out the three debates that have taken place Sir, in this illustrious House and in the National Assembly and I wished that a joint session of the two Houses had been called so that the problems that we were debating should have been settled or looked at jointly because then I would have been saved from repeating what I have said there.

Sir, as far as these suggestions made by honourable members, relate primarily to a question of law and order which is almost concurrent or as I said primary responsibility of the provincial government. So any suggestions that are made by the honourable House are a subject of discussion between the Provincial and the Central Government, and I assure them that none of their proposals, which we have considered positive in the interest of nation, as most of these have been, I think, are under active consideration but points of view differ. One province has one point of view and the other province has another point of view.

Thirdly, Sir, personally I believe in a strong Central Government that is honestly my personal conviction, may be not of the Government but this is my honest conviction that in the interest of Pakistan, for the integrity and solidarity of our country, I believe in a

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

strong centre. But on the other hand, there are illustrious colleagues of mine, very good friends of mine, who believe in provincial autonomy, I have good frineds amongst those who are even preaching that there should be almost confederation and probably I have not heard but they may add to it that they should have even the right of cessation. But Sir, for one I have always preached not that I am a great preacher but my conviction is that unless we begin to think of ourselves as Pakistanis and forget that we are Pathans, Punjabis, Sindhis, Baluchis or Muhajreen even after 40 years of living in this country, Sir, I think, the future is very bleak and I do hope Sir, that probably the incidents of the type that have happened in Hyderabad and Karachi may be wittingly or unwittingly by those political leaders who preach nationalities; who preach that there are political leaders who say that *raison d'etre* for Pakistan no longer exist. People who say 'Pakistan *ko tor do'* We have heard reports of people burning Pakistani flag. You see Sir, now, unless as a nation, as a people, we unite together to crush such movements then you can well understand what effect it can produce Sir? And events like those or incidents like those or crimes like those that have happened recently in Hyderabad or in Karachi or elsewhere may also to a certain extent be influenced by such attitude of the great political leaders. Sir, let me also say that this is the third occasion on which the debate is taking place. So they can well understand that the Government is paying utmost attention to the question of law and order otherwise we would not be having these debates for the third time. You have very kindly given all the members the time they needed, the days they needed for the debate and from the side of the Government we have no restriction on it.

Sir, the honourable members must have heard of '*Hathora Group'*. Certain incidents happened and they know that a certain foreign power was involved in it. But Sir, today, I think all the honourable members in this House are fully conversant and they have full knowledge of what is happening on our eastern border and what is happening on our western border? Sir, we are being accused sometimes of crimes that are committed in our neighbouring country for which we have repeatedly assured them that we are not guilty; that we have no hand in it; but inspite of that they say you are responsible for the thing which is happening. And Sir, on our western border, the situation that is developing in Afghanistan, well, I am certain that they are not sitting

there impotent; they would be also taking counter measures and some of them are obvious the bombardment, daily bombardment on our border towns and the sabotage activities that go on. So, how is it possible that in Karachi or in Hyderabad where such bestialities are committed by borther against brother that there will not be a fifth column; that there will not be saboteures; that there will not be paid-agents who have neither honour nor patriotism because I am absolutely certain that a common man, an ordinary man would not perpetrate such crimes. So, all I can say :

ایک ہاتھ پس پردہ در دیکھ رہا ہوں ۔ بلکہ ایک
بلکہ ایک ہاتھ نہیں سو کا ممکن ہے کئی ہاتھ پس پردہ در دیکھ رہا ہوں ۔

Sir, the honourable members are fully aware that our enemies **have all the resources; all the potentials; all the capabilities of creating** trouble inside our country and it is to this honourable House that I can appeal as a patriot; I appeal to the pulpit; I appeal to the Ulemas; I appeal to the political leaders that let them not take this issue with which they can beat us with which they can condemn us. It is something in which as a nation we should combine; these chairs are not hereditary Sir, today we are sitting; tomorrow we may not be sitting here. But Sir, if we happened to be in the opposition and are elected I assure you whoever is on the treasury benches that in circumstances that exist today they would have our fullest cooperation. We would not take up a stick to beat them; criticise them and tell them, you see that commit hurry skurry or get out. You see, these are problems that as a nation we have to face. Therefore, Sir, the first thing that we have to combat is the cult of these nationalities and provincialism. We must be determined to do that. The problems have been mentioned for instance یہ تخریب کاری, sabotage to which I have already referred Sir, that I cannot believe that any political party that has a grain of patriotism in them would be involved in the crimes of this nature that are taking place but on the other hand I expect from them that they would violently condemn it and join us in trying to combat it.

Sir, corruption: I agree with the honourable members that the source of most of the evils in the world is corruption. Personally, the other day in the National Assembly I said, "let there be an amendment to the section 303 of the Pakistan Penal Code." Section 303 means that

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

anybody who commits murder and is undergoing a penal servitude commits murder there is only one penalty for him and that is death. I do not know whether my proposal may be accepted or not but I would go to the extent that any Minister found guilty of corruption should be tried under section 303, and he should be hanged. Sir, but as I have said that an honourable friend suggested to me as what is this problem of corruption? I can settle it in two minutes. I said, Sir, give me the panacea; give me the *'amrat dara'*, he said.

لینے والا لے نہ

دینے والا دے نہ

بس ختم ہوگیا کرپشن

So, Sir, the corruption can only be tackled from a national angle; it can be tackled if we as a nation try to combat it; when the ulemas combat it. God has said that, the giver and the taker of it both are ملعون they are لعنتی they are guilty of the most henious crime. So, Sir, there is the Law of God; if the law of God is not observed how can our laws be observed when they know that they cannot be prosecuted or we cannot catch hold of them. You see Sir, it is not in the severity of sentence where the panacea lies but it is in the certainty of conviction where the panacea lies and in that the Prime Minister has constituted a committee of the honourable members of this House and I think that committee has started its deliberations and under those very orders I think there are district committees with the honourable members to point out and to show ways and means how to eradicate corruption and to point out fingers as to who the corrupt people are and if they point out to us a man who is corrupt and we do not take any action on that Sir, then they can condemn us.

Sir, narcotic: Now, this has been dealt with at great length you see Sir, all the government agencies are busy trying to combat it but here again Sir, it is becoming a problem that as a father, as a Pakistani, as a citizen leaving alone the government responsibilities that I feel deeply hurt and I feel you see Sir, what should I say that it is becoming a kind of a national menace to us that young boys, young girls are getting addicted to this curse and, therefore, again Sir, no government agencies can prevent this thing. America spending trillions and trillions of

dollars but have not been able to combat it. So, other nations are spending trillions of dollars on it and they have not been able to control it. So we have to create a national will and I will appeal to the press, I will appeal to the ulemas, I will appeal to the educational institutions, to parents to see to it that this evil is combated. I assure them you see Sir, that unfortunately the trade of narcotic is so paying and it has come into existence so recently that when I was in office in Frontier I had never heard of heroin. I had never seen it and for the first time I saw it when I visited the coastguard in Karachi. There was a packet almost one kilogram of white powder and there was also a little brownish. The white could be just put in a hip pocket or it could be put in one of the trousers' pocket. You see, Sir, it weighes about a killo and the price of it is here between 150 to 160, 170 thousand but if you take it across it can bring a million dollor. You see, Sir, so the temptation is so great for this trade that sometimes unfortunately people highly connected, people of good families also get involved in it. Sir it is not the narcotic trader, it is not the truck that is taking it, it is not the wagon that is taking it, it is not the small pedlar who is selling it. Behind them all is a godfather, it is a mafia and these godfathers are hidden behind so many curtains that so far I have not been able with all my resources with all my efforts to really put a hand on a man who is really responsible for this illicit trade on a multi-national basis which is earning him millions and billions.

Sir, as far as some honourable members are very anxious that we should resign. I think as Cabinet Ministers we have offered our resignations three times but three times the Prime Minister who was unanimously voted by both the Houses has deemed it fit to retain us and when he has deemed it fit to retain us at least I am not one that would shirk responsibility. All I would say is that again quoting the persian couplet :

نوارا تلخ ترمی زن چوں ذوق نغمہ کم یابی
حدی را تیز ترمی خواں چوں محمل را گراں بینی

Sir, that is my motto in life that I will do my utmost for my nation. I have been sent here not to become a Minister but if the Prime Minister deems it fit to give me a portfolio at least to the best of my ability Sir, I assure the House of whatever I am capable, I am putting

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

my last ounce of effort into performing my duty. My doors are always open, my house is a free house and all my honourable members and friends in the house and outside the house are most welcome and if they have any suggestions to make, I assure them Sir, that they will find me a very willing listener.

Sir, now, I would not like to lengthen my speech but I will also appeal to my friends to look at the countries around us. What is happening in India, the law and order situation there Sir, look at what is happening in Afghanistan Sir, look at what is happening in Cylone Sir, what is happening even between Iran and Iraq. Sir, look at what is happening in Beirut, Sir, what is happening in Lebanon?

So, Sir, this seems to be an epidemic that is hitting the third world and I do hope that with the cooperation of honourable members of this House and with our efforts we would try to eliminate these problems as best as we can.

Sir, in conclusion I would assure the honourable members that I have taken fall note of what they have said and if they would see all the note books are lying here completely filled up. Every member's note is with me and if I begin to repeat the suggestions made by the honourable members, it would take hours, but I assure them Sir, that they are all here with me and انشاء اللہ , we shall see to it whatever we can do. Some body Sir, has suggested that in Karachi............, I think my honourable friend Mr. Javed Jabbar, کراچی کے ساتھ ناانصافیاں ہوئی ہیں Well, Sir, we have noted that and when we are going back there I think this is one of the points that I shall certainly press and bring it forward. Sir, some body has said that we have controlled the Press, I think, Sir, never at least in my knowledge the Press has been so free as it is today and as far as political freedom is concerned Sir, I assure the honourable members that they are witnesses to it whether there is political freedom in the country or not? I leave it Sir, to their judgement. So, Sir, I am very grateful to the House for listening patiently to me and I fully endorse the وشعلہ بیانی of Maulana Kausar Niazi that the skies should definitely shed teers of blood and I agree with him that we as a nation should shed teers of blood but I do hope that we would be able to combat the evils that are surrounding us at the moment. I thank you

Sir, I thank the House for listening to me patiently without raising points of order. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Javed Jabbar: Point of Order Sir. Mr. Chairman, I did not raise a point of order during the speech of the honourable Minister because I have a great deal of respect for his seniority and his wisdom but Sir, the nature of this motion and the nature of this debate requires that I respond to certain points that he has made but otherwise........................ *(interruption)*.

Mr. Chairman: I think this is not done, I am sorry.

Mr. Javed Jabbar: May I raise a point of order Sir?

Mr. Chairman: You raise a point of order.

Mr. Javed Jabbar: O.K. My point of order Sir, is very specific. I request you to rule on the basis of arguments which will not take more than two minutes that the speech by the honourable Minister on the motion as defined on the Orders of the Day is not relevant, is not substantive and, therefore, does not does not do justice to the requirements of a summing up of a motion worded with the words :

" unfortunate happenings in Karachi and its consequences".

The honourable Minister, Mr. Chairman, has dilated on the causes of the breakdown of law and order which we have already done but the very motion that he moved required that he analysed and focussed on what is now going to happen. How is the Federal Government going to take care of the sense of insecurity and terror being experienced by thousands of citizens of Karachi. On this respect before you give your ruling I would request you to note that when the Minister says that law and order remains a provincial subject I request your attention to Article 148 (3) which says :

"It shall be the duty of the Federation to protect every province against external aggression and internal disturbances............."

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

Secondly, Sir, on provincial jurisdiction, the Minister has not conceded that Federal troops under the control of the Chief of Army Staff were used which are not under the control of the provincial government. Next what has the honourable Minister said on accountability ? Sir, nine years ago or ten years ago in this country when fifty people died in the Punjab and the whole government fell. Here more than two hundred people have died and not one dismissal has taken place. People have simply been shifted from one position to another position which is a traversity and a mockery of the basic principles of accountability.

Sir, I request the honourable Minister to confirm here and now whether to alleviate the sense of tremendous insecurity being felt by the citizens of Karachi, is the Government willing to announce a change in the arm's licence policy, because the situation, Sir, today is and the Minister must respond because this is relevant to his motion that virtually all lawless elements of Karachi are armed with unlicenced lethal sophisticated weapons whereas all law abiding citizens are deprived of armed and legal weapons to protect themselves and their honour. Now will the honourable Minister at least respond to this point? I request your ruling on this Sir. The honourable Minister should not refer to matters which are not relevant to the motion.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, I assure the honourable member that I am not apportioning blames at the moment. Already a judicial committee has been appointed and we are also going to investigate the administrative failures. For that purpose you see, Sir, we are now going to Karachi. I assure him, Sir, that whoever has been found negligent of his duties, when we investigate, we shall see to it and we will find out that we have not been very lenient. It has hurt us all. I have said that the responsibility of the Central Government exists and I told him today that both sides are the Muslim League governments. I assure him that whatever assistance the provincial government has asked from the Centre has been made available to them. It includes even the Army that has been sent at their request. If he wants to know what other things we have given to the provincial government I have the details.

I also assure him that as far as weaponary is concerned no

Senator has yet given me an application, except for prohibited bore weapons which are permissible for him personally that I have refused to issue a licence to anybody recommended by them.

Mr. Chairman: Thank you.

As a point of order, I do not think it is the right point for the simple reason that it amounts to suggesting to the Minister what he should have said or should not have said. I do not think this lies in your or this lies in my power to force any Minister to respond in a particular manner to a general debate. This was also not a type of debate in which you could have a right of reply. So the point of order is ruled out of order. I think this concludes the debate on this particular motion.

Now, we come to the next item on the agenda *i.e.,* legislative business.

Yes Mr. Muhammad Ali Khan.

REPORT LAID: (i) THE ELECTORAL ROLLS (AMENDMENT) BILL, 1987.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, I present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Electoral Rolls Act, 1974 [The Electoral Rolls (Amendment) Bill, 1987].

Mr. Chairman: The report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Electoral Rolls Act, 1974 [The Electoral Rolls (Amendment) Bill, 1987] stands presented.

Next please.

(ii) THE PAKISTAN SPACE AND UPPER ATMOSPHERE RESEARCH COMMISSION (AMENDMENT) BILL, 1987.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I present the report of the Standing Committee on the Bill to amend the Pakistan Space and

[Mr. Muhammad Ali Khan]

Upper Atmosphere Research Commission Ordinance, 1981 [The Pakistan Space and Upper Atmosphere Research Commission (Amendment) Bill, 1987].

Mr. Chairman: The reprot of the Standing Committee on the Bill to amend the Pakistan Space and Upper Atmosphere Research Commission Ordinance, 1981 [The Pakistan Space and Upper Atmosphere Research Commission (Amendment) Bill, 1987] is presented.

Next please.

(iii) THE QUAID-I-AZAM UNIVERSITY (AMENDMENT) BILL, 1987.

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Quaid-e-Azam University Act, 1973 [The Quaid-i-Azam University (Amendment) Bill, 1987].

Mr. Chairman: The report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Quaid-i-Azam University Act, 1973 [The Quaid-i-Azam University (Amendment) Bill, 1987] stands presented.

Next please.

(iv) THE DANGEROUS DRUGS (AMENDMENT) BILL, 1987

Brig. (Retd.) Muhammad Hayat: Sir, I present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Dangerous Drugs Act, 1930 [The Dangerous Drugs (Amendment) Bill, 1987].

Mr. Chairman: The report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Dangerous Drugs Act, 1930 [The Dangerous Drugs (Amendment) Bill, 1987] is presented.

Then we have three new Bills. Yes please.

(i) THE SERVICE TRIBUNALS (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to introduce the Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 1987].

Mr. Chairman: The Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 1987], stands introduced and is referred to the Standing Committee concerned.

Next please.

(ii) THE *EX*-GOVERNMENT SERVANTS (EMPLOYMENT WITH FOREIGN GOVERNMENTS) (PROHIBITION) (AMENDMENT) BILL, 1987.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to introduce the Bill further to amend the *Ex*-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) Act, 1966 [The *Ex*-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) (Amendment) Bill, 1987].

Mr. Chairman: The Bill further to amend the *Ex*-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) Act, 1966 [The *Ex*-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) (Amendment) Bill, 1987] stands introduced and is referred to the Standing Committee concerned.

Next please.

(iii) THE UNANI, AYURVEDIC AND HOMOEOPATHIC PRACTITIONERS (AMENDMENT) BILL, 1987

جناب غلام محمد مہر: جناب چیئرمین صاحب! میں یونانی آیورویدک اور ہومیوپیتھک معالجین
ایکٹ ۱۹۶۵ء میں مزید ترمیم کا بل ۱۹۸۷ء اس ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: The Bill further to amend the Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners Act, 1965 [The Unani

[Mr. Chairman]

Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners (Amendment) Bill, 1987] stands introduced and is referred to the relevant Standing Committee.

This brings us to the end of the business today.

We will be meeting on Sunday as a Private Members Day at 5.30 P.M.

Mr. Wasim Sajjad: At 10.00 a.m. Sir.

Mr. Chairman: All right. We will be meeting on Sunday at 10.00 a.m. as a Private Members Day.

Thank you. The meeting is adjourned.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Sunday, January 18, 1987].

PCPPI—2172 (87)/Senate—13-1-1988—300.